حضرت آدمؑ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک

کی

دعوتی حکمتیں اور نصیحتیں

(سیرۃ الانبیاء کی روشنی میں)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	حضرت آدمؑ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کی دعوتی حکمتیں اور نصیحتیں
مصنف	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۰۰۰
سال	:	۲۰۱۸
قیمت	:	۸۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.
Website: www.islamicjpamn.com
E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com
Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)
۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 182-A 5 گرین لینڈ کیمپس، پوکھر پور، کانپور

فہرست

مقدمہ ۸

حضرت آدمؑ کی سیرت کے نصیحت آموز واقعات ۱۰

حضرت ادریسؑ کی سیرت کے نصیحت آموز واقعات ۱۱

حضرت ادریسؑ کی دعوت کا میدان ۱۱

حضرت نوحؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں ۱۳

حضرت نوحؑ کی سیرت میں داعیوں کو نصیحت ۱۸

حضرت ہودؑ کی سیرت کے نصیحت آموز واقعات ۲۰

حضرت ہودؑ کی قوم مورتی پوجک تھی ۲۰

حضرت ہودؑ کی دعوت ۲۰

اللہ کا عذاب اور قوم کی تباہی ۳۰

حضرت صالحؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں ۳۲

عذاب کی شکلیں ۳۵

اونٹنی کے قتل کی وجہ ۳۵

حضرت ابراہیمؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں ۳۶

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد اور عمر ۳۷

ختنہ ۳۸

حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کا اسلوب ۳۸

حضرت اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کا مختصر ذکر ۴۴

حضرت لوطؑ کی سیرت کے اہم واقعات ۴۵

حضرت یعقوبؑ کی سیرت کا مختصر ذکر ۴۶

حضرت یوسفؑ کی سیرت کا دعوتی پہلو ۴۷

حضرت شعیبؑ کی سیرت کے اہم واقعات ۴۹

حضرت شعیبؑ کی دعوت ۴۹

حضرت موسیٰؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں ۵۱

حضرت موسیٰؑ کی دعوت کا اسلوب ۵۲

حضرت ہارونؑ کے مختصر حالات ۵۵

حضرت خضر رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات ۵۵

حضرت یوشع بن نونؑ کے مختصر حالات ۵۵

حضرت حزقیل رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات ۵۶

حضرت الیاس کے مختصر حالات ۵۶

حضرت یسع کے مختصر حالات ۵۶

حضرت شمویل کے مختصر حالات ۵۶

حضرت داؤدؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات ۵۷

حضرت سلیمانؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات ۵۷

حضرت سلیمانؑ کی دعوت ۵۸

حضرت ایوبؑ کی مختصر سیرت کا ذکر ۵۹

حضرت یونسؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں ۵۹

حضرت ذوالکفل کا مختصر ذکر ۶۰

حضرت عزیر کا مختصر ذکر ۶۰

حضرت زکریا کا مختصر ذکر ۶۰

حضرت یحیٰ کا مختصر ذکر ۶۱

حضرت عیسیٰؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں ۶۲

اناجیل اربعہ ۶۳
حضرت عیسیٰؑ کی سیرت سے متعلق نصیحتیں ۶۴
اللہ کے دین کی نصرت وحمایت ۶۴
نبی آخرالزمان کے متعلق بشارت ۶۵
حضرت عیسیٰؑ کے معجزات ۶۶
یہود کی بداعمالیاں اور سازشیں ۶۷
اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۶۷
نزول حضرت عیسیٰؑ ۶۸
عیسائیوں کے باطل عقائد کا رد ۶۸
مسلمانوں کا دوست کون عیسائی یا یہود؟ ۶۹
قدرت باری تعالیٰ کا انوکھا اظہار ۷۰
اصحاب قریہ واصحاب یسٰین ۷۱
حضرت لقمانؒ ۷۱
اصحاب سبت ۷۲
اصحاب الرس ۷۲
ذوالقرنین ۷۲
اصحاب الکہف والرقیم ۷۲
شرق کے مقابلے میں توحید کا اعلان ۷۲
ناشکری پر نعمت چھن جاتی ہے ۷۳
رسول کریم ﷺ کی مختصر سیرت دعوتی پس منظر میں ۷۴
مکی دور کے ۱۳ سال ۷۵
مدینہ میں اسلام کے پہلے مبلغ ۷۸

بیعتِ عقبہ اولیٰ کا اقرارنامہ ۷۸
نبوت کے ۱۳ ویں سال بیعتِ عقبہ ثانیہ ۷۸
بیعت عقبہ ثانیہ میں بیعت کرنے والی خواتین ۷۹
مدینہ منورہ کا سفر ۷۹
ہجرت کے سفر میں دعوت ۸۰
عہد مدنی میں رسول کریم ﷺ کا دعوتی اسلوب ۸۲
قباء میں قیام اور مسجد کی تعمیر ۸۲
پہلا جمعہ ۸۲
مدینہ میں قیام ۸۲
مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر ۸۳
تحویل قبلہ کا حکم ۸۳
روزہ کی فرضیت ۸۳
آذان کا آغاز ۸۴
زکوٰۃ کی فرضیت ۸۴
غزوات وسرایہ ۸۴
حج کی فرضیت ۸۴
رسول ﷺ کے دعوتی خطوط ۸۵
رسول ﷺ کے خطوط کے نمونے ۸۶
شاہ حبش کے نام ایک اہم خط ۸۶
ابوسفیان کے نام دلیری بھرا خط ۸۷
خط کا پس منظر ۸۷
قیصر روم کے نام ۸۸
خسرو پرویز شہنشاہ ایران کے نام ۸۹

دعوتی ذمہ داری کے ساتھ	۹۰
رسول اللہ ﷺ کے قاصد کی دعوتی تقریر	۹۰
رسول اللہ ﷺ کے دعوتی خطوط کے سفراء	۹۲
مدنی دور کے اہم واقعات	۹۲
فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں اسلام قبول کرنے والے وفود	۹۳
مؤاخاتِ مکہ	۹۳
مؤاخاتِ مدینہ منورہ	۹۳
آپ ﷺ کے عمروں کی تعداد	۹۴
آپ ﷺ نے جنہیں قتل کیا؟	۹۴
آپ ﷺ کے حکم سے جنہیں قتل کر دیا گیا	۹۴
فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے جن لوگوں کے خون کو مباح قرار دیا	۹۵
آپ ﷺ نے جنہیں امیر (گورنر) مقرر کیا	۹۵

❁❁❁

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے ہر زمانے میں انبیاء و رسل مبعوث فرمائے، جن کا کام پیغام الٰہی کا پہنچانا اور عملی طور سے رہنمائی کرنا ہوتا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آخری نبی اور رسول حضرت محمد ﷺ پر اپنے دین کو مکمل فرما دیا اس لیے اب مزید کوئی نبی بھیجنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ آپ ﷺ کے بعد اللہ نے یہ کام امت مسلمہ کے سپر د فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کو ان کے لیے نمونہ بنا دیا۔ آپ ﷺ کے علاوہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کو نمونہ بناتے ہوئے یہ اشارہ بھی فرما دیا کہ دعوت دین کے معاملے میں وہی طریق کار اختیار کیا جائے، جو تمام انبیاء علیہم السلام نے اختیار فرمایا تھا۔

انبیائے کرام پر اللہ کی رحمت خاص ہوا کرتی تھی اور وہ قوت ایمانی کے علاوہ تمام انسانی اخلاق حسنہ کے جامع ہوا کرتے تھے۔ دعوت کا کام چونکہ انبیاء علیہم السلام کا مشن رہا ہے اس لیے وہی رہنما اصول حق کے داعیوں کے لئے قیامت تک رہیں گے۔

انبیاء کی دعوت کے بنیادی اہم تین موضوعات ہوتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ اور رسالت پر ایمان کامل کے ساتھ اطاعت ۲۔ آخرت پر ایمان ۳۔ اعمال صالحہ کی ترغیب۔

ان تینوں چیزوں کا اعتقاد انسانی فطرت کے اندر اتنا راسخ ہوا، کہ دنیا میں اس کا انکار بہت کم کیا گیا ہے۔ لیکن شیطان کو اچھی طرح اس کا علم ہے کہ ان ہی چیزوں پر نظام حق کی بنیادیں قائم ہوتی ہیں، اس لئے شیطان کی ساری کوششیں ہمیشہ یہی رہی ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان میں کوئی نہ کوئی رخنہ ضرور پیدا کرے۔ لیکن ان عقائد کے باب میں دنیا کی اصلی

روش نہ انکار کی رہی ہے نہ ہمیشہ صاف صاف اقرار کی، بلکہ بیشتر اقرار مع الانکار کی رہی ہے۔

اسی دعوتی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جن نبیوں کا ذکر کیا ہے ان کی سیرت سے جو دعوتی حکمتیں معلوم ہوتی ہیں ان کو مختصر اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے تاکہ داعی حضرات کو عملی میدان میں تقویت حاصل ہو۔

اس طرح اس کتاب میں حضرت آدم ﷺ سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک کے اکثر نبیوں کی دعوتی حکمتوں کو جو ایک داعی کے لئے مفید ہوں ذکر کیا گیا ہے آخر میں ہم اپنے تمام محسنین کے شکر گذار ہیں جنہوں نے کسی طرح کا بھی تعاون کیا جس میں خصوصی طور پر جان مکتوم صاحب کے جنہوں نے ہمت افزائی فرمائی اللہ تعالیٰ قبول فرماکر انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
2017-3-21

حضرت آدمؑ کی سیرت کے نصیحت آموز واقعات

حضرت آدمؑ کا ذکر قرآن مجید میں جگہ جگہ کیا گیا ہے آپ کی سیرت سے جو سبق حاصل ہوتا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

(۱) قرآن مجید کی سورہ الحجر آیت نمبر ۳۴ میں تکبر کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے تکبر کرنے والے کو اور تکبر کو آگ میں جانے کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

(۲) سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۶۸ میں بتایا گیا ہے کہ انسان کا اصل دشمن شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلواتا اور فقر کا احساس دلاتا ہے۔

(۳) سورہ البقرہ آیت نمبر ۱۶۹ میں کہا گیا ہے کہ شیطان بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

(۴) سورہ جن آیت نمبر ۱۴ میں کہا گیا ہے کہ انسانیت کا پہلا قتل حسد ہی کی وجہ سے ہوا تھا۔

(۵) انسان کے لئے کنجوسی خطرناک مرض ہے۔ قابیل۔ کنجوس، بخیل تھا اس لئے وہ مردود ہوا۔

(۶) ہابیل اللہ کا مطیع اور خیر کا کام کرنے والا تھا۔ اس لئے اس کا عمل قبول ہوا۔

(۷) حسد کی وجہ سے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

۸۔ سورہ اعراف آیت نمبر ۲۳ میں بتایا گیا ہے کہ توبہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔

۹۔ ہابیل نے قابیل کو نصیحت کی کہ مجھے اگر تو قتل کریگا تو اس کا تجھ کو نقصان ہوگا مگر وہ نہیں مانا جس کا ذکر درج ذیل آیت میں کیا گیا ہے۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ
لِاَقْتُلَکَ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ (سورہ مائدہ:۲۸)

”البتہ اگر تو بڑھائے گا میری طرف اپنا ہاتھ، تاکہ تو مجھے قتل کرے، تو نہیں میں بڑھاؤں گا اپنا ہاتھ تیری طرف قتل کرنے کے لئے، بیشک میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب ہے سب جہانوں کا“۔

حضرت ادریسؑ کی سیرت کے نصیحت آموز واقعات

حضرت ادریسؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات درج ذیل ہیں: قرآن میں حضرت ادریسؑ کا ذکر دو جگہ آیا ہے ایک سورہ مریم میں اور دوسرے سورہ انبیاء میں۔

●وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾

''اور یاد کرو قرآن میں ادریس کو بلاشبہ وہ تھے سچے نبی'' (مریم ۵۶)

●وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے'' (انبیاء ۸۵)

●حضرت ادریسؑ مصر کے شہر (منفیس) یعنی منف میں پیدا ہوئے جسے (ہرمس الرامسہ) کہتے ہیں ان کی سریانی زبان تھی ہرموس کے معنیٰ ہیں تجربہ کار۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت ادریسؑ بابل شہر میں پیدا ہوئے تھے پھر ہجرت کر کے مصر آ گئے تھے۔

●حضرت ادریسؑ نے امام ابن اسحاقؒ کے مطابق سب سے پہلے قلم کا استعمال کیا اور ان کی پیدائش کے وقت حضرت آدمؑ زندہ تھے اور آدمؑ کی وفات کے وقت ان کی عمر تین سو ساٹھ سال کی تھی (البدایہ والنہایہ ۱/ ۹۲)

●ایک قول کے مطابق حضرت شیث بن آدم سے حضرت ادریسؑ نے علم حاصل کیا تھا پھر نبوت ملنے کے بعد دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا لیکن بہت تھوڑے سے لوگوں نے ہی اسلام قبول کیا۔

حضرت ادریسؑ کی دعوت کا میدان

●حضرت ادریسؑ نے توحید و رسالت کے پیغام کے ساتھ سیاست و شہری زند

گی کی کے اصول اور علم نجوم، عدد وحساب کی بھی تعلیم دی جس میں زمین کو چار حصوں میں منقسم کیا اور ہر جگہ کا ایک حاکم متعین کیا۔

●حضرت ادریسؑ نے ۱۔توحید۔ ۲۔آخرت۔ ۳۔اعمال صالحہ کو اہم ڈھال بناتے ہوئے کہا اللہ کی یاد اور عمل صالحہ کے لئے اخلاص شرط ہے۔اسی طرح معاشرتی زندگی کے لئے دنیا سے بے التفاتی، عدل وانصاف، عبادت کا وقت، ایام بیض کے روزے، دشمنان اسلام سے جہاد، ۔زکوٰۃ، طہارت، نظافت، خصوصی جنایات، کتّے اور سوٗر سے اجتناب ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کی دعوت دی۔

●بعد میں آنے والے نبیوں کی بشارت بھی دی اور کہا دعوت کا خلاصہ ''اصلاح کائنات'' ہے۔

●حضرت ادریسؑ کی انگوٹھی پر لکھا تھا اللہ پر ایمان کے ساتھ صبر فتح حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

❁❁❁

حضرت نوحؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں

حضرت نوحؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات درج ذیل ہیں:

● یہ حضرت آدم کے بعد پہلے نبی ہیں جن کو رسالت دی گئی (صحیح مسلم)

● ابن جریرؒ کے قول کے مطابق حضرت نوحؑ کی ولادت حضرت آدمؑ کی وفات کے ایک سو چھیالیس سال کے بعد ہوئی تھی۔

حضرت نوحؑ کا مسکن عراق میں کوفہ کے پاس تھا جو حضرت آدمؑ کے ۱۰ قرن (صدی) یا نسل کے بعد کے تھے۔

● حضرت نوحؑ کی قوم بت پرستی کرتی تھی۔ ود، سواع وغیرہ نیک لوگ تھے۔ جن کو بعد میں ان لوگوں نے بت بنا لئے گئے۔

● حضرت نوحؑ تمام انسانوں میں رات کو بھی دعوت دیتے تھے اور دن کو بھی اور خاموش طریقہ سے اور اعلانیہ بھی سمجھایا لیکن قوم انکار کرتی رہی۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی سورہ نوح میں اس طرح ہے۔

● قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ۙ﴿۵﴾ فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَہُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ وَ اَصَرُّوۡا وَ اسۡتَکۡبَرُوا اسۡتِکۡبَارًا ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُہُمۡ جِہَارًا ۙ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَہُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ لَہُمۡ اِسۡرَارًا ۙ﴿۹﴾

(نوح:۵۔۹)

"(نوحؑ نے) کہا! اے میرے رب! میں نے دعوت دی اپنی قوم کو رات دن۔ سونہ اضافہ کیا اُن میں میری دعوت نے مگر (حق سے) بھاگنے

میں ہی۔ اور بلا شبہ میں نے جب بھی دعوت دی انہیں، تاکہ تو معاف کر دے انہیں، تو ٹھونس لیں انگلیاں اپنے کانوں میں اور انہوں نے لپیٹ لئے اپنے کپڑے اپنے اوپر اور وہ اڑے رہے اور انہوں نے تکبر کیا بہت زیادہ تکبر۔ پھر بیشک میں نے دعوت دی انہیں با آواز بلند۔ پھر بیشک میں نے اعلانیہ کہا اُن سے اور چپکے چپکے بھی کہا ان سے۔

● حضرت نوحؑ نے قوم کو دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۙ﴿۲﴾ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۳﴾

"بلا شبہ ہم نے بھیجا نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف یہ کہ تم ڈراؤ اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ آجائے اُن پر عذاب دردناک، (نوحؑ نے) کہا! اے میری قوم! یقیناً میں تمہیں ڈرانے والا ہوں صاف صاف، یہ کہ تم عبادت کرو اللہ کی اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (سورہ نوح:۱۔۳)

● حضرت نوحؑ نے قوم کی سخت کلامی کا جواب نرمی سے دیتے ہوئے کہا میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا گیا ہوں:

● قَالَ یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ ضَلٰلَۃٌ وَّ لٰکِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۱﴾ (الاعراف:۶۱)

"کہا اس (نوحؑ) نے! اے میری قوم! نہیں ہوں میں (مبتلا) کسی گمراہی میں لیکن میں تو رسول ہوں رب العالمین کی طرف سے"۔

● حضرت نوحؑ نے کہا میری قوم کے لوگوں ایک اللہ کی عبادت کرو:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹

’’یقینا ہم نے بھیجا نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف، تو اس نے کہا! اے میری قوم کے لوگو! تم عبادت کرو اللہ کی، نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اُس کے سوا، یقینا میں ڈرتا ہوں تمہارے حق میں عذاب سے ایک بڑے دن کے‘‘۔ (الاعراف:۵۹)

● **قوم کو ایک اللہ کی طرف متوجہ کرایا**

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹

’’یقیناً ہم نے بھیجا نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف، تو اس نے کہا! اے میری قوم کے لوگو! تم عبادت کرو اللہ کی، نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا، یقینا میں ڈرتا ہوں تمہارے حق میں عذاب سے ایک بڑے دن کے‘‘۔ (سورہ الاعراف:۵۹)

● حضرت نوحؑ نے تمام قوموں کو ایمان وغیر ایمان والی سب کو اپنی قوم کہا اور ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا جس پر قوم نے گمراہ کہا:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ۝۵۹ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ

مُّبِيْنٍ ۝۶۰ (سورہ الاعراف:۵۹،۶۰)

ترجمہ: یقینا ہم نے بھیجا نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف، تو اس نے کہا! اے میری قوم کے لوگو! تم عبادت کرو اللہ کی، نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا، یقینا میں ڈرتا ہوں تمہارے حق میں عذاب سے ایک بڑے دن کے۔ کہا سرداروں نے اُس کی قوم میں سے، بیشک ہم تو تجھے دیکھتے ہیں کھلی گمراہی میں‘‘۔

● حضرت نوحؑ کی بیوی اور حضرت لوطؑ کی بیوی نبی کی بیوی تھیں لیکن اسلام قبول نہیں کیا:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ
لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ
ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰

’’بیان فرمائی اللہ نے ایک مثال، ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا، نوحؑ کی بیوی کی اور لوطؑ کی بیوی کی، وہ تھیں دونوں دو ایسے بندوں کی زوجیت میں، جو تھے ہمارے صالح بندوں میں سے، تو ان دونوں عورتوں نے خیانت کی ان کی، پھر نہ فائدہ دیا ان دونوں (رسولوں) نے ان دونوں (عورتوں) کو، اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی اور کہہ دیا گیا داخل ہو جاؤ تم دونوں عورتیں آگ میں، داخل ہونے والوں کے ساتھ‘‘۔ (سورہ تحریم:۱۰)

● حضرت نوحؑ کو اپنے بیٹے کی فکر تھی لیکن اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے:

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ
وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ
قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ
بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ
مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ
وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾
وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ
الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ
اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۗ فَلَا تَسْــَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ ؕ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْــَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ
وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ (سورہ ھود: ۴۲-۴۷)

ترجمہ: اور وہ چلتی رہی ان کو لے کر ایسی موجوں میں جو پہاڑ جیسی تھیں اور پکارا نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو تھا دور کنارے پر (کہا) اے میرے بیٹے! تو بھی سوار ہو جا ہمارے ساتھ اور نہ ہو تو کافروں کے ساتھ۔ (اس نے) کہا! میں ابھی پناہ لے لوں گا کسی پہاڑ کی طرف، وہ بچالے گا مجھے پانی سے (نوحؑ نے) کہا! نہیں ہے کوئی بچانے والا آج اللہ کے حکم (عذاب) سے مگر وہ جس پر رحم کرے اور اسی وقت حائل ہوگئی ان کے درمیان موج اور وہ شامل ہوگیا ڈوبنے والوں میں۔ اور حکم ہوا اے زمین! نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا۔ اور اتر گیا پانی اور ان کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اور جا ٹھہری (کشتی) جودی (پہاڑ) پر اور کہا گیا، کہ لعنت پڑ گئی ان لوگوں پر جو ظالم ہیں۔ اور پکارا نوحؑ نے

اپنے رب کو اور عرض کیا! اے میرے رب! میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔ ارشاد ہوا! اے نوحؑ یقینا وہ نہیں ہے تمہارے گھر والوں میں سے بیشک اس کا عمل غیر صالح (خراب) ہے، لہٰذا تم سوال نہ کرو مجھ سے ایسی جس کے بارے میں جس کا نہیں ہے تمہیں کچھ علم، بیشک میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، یہ کہ (نہ) ہو تم جاہلوں میں سے۔ (نوحؑ نے) کہا! اے میرے رب بیشک میں تیری پناہ میں آتا ہوں، اس سے کہ میں تجھ سے سوال کروں اُس چیز کا کہ نہیں ہے مجھے اس کا کوئی علم اور اگر نہ تو نے میری مغفرت کی اور (نہ) تو نے مجھ پر رحم کیا (تو) میں ہو جاؤں گا خسارہ پانے والوں میں سے۔

حضرت نوحؑ کی سیرت میں داعیوں کو نصیحت

- داعی کو مذاق کی پرواہ نہ کرنا چاہیے۔
- نعمتوں اور احسانات کی یاد دہانی مدعو کو کروانا چاہیے۔
- بیوی اور بیٹے کی جدائی برداشت کرنے کی ہمت رکھنا چاہیے۔
- طبقاتی کشمکش میں حضرت نوحؑ نے غرباء کو ترجیح دیا۔
- حضرت نوحؑ کی دعوت سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر قرابت داری سود مند نہیں۔
- حضرت نوحؑ کی دعوت سے معلوم ہوا کہ اکثریت اور اقلیت سے نہیں بلکہ حق کو غلبہ ہوتا ہے۔
- یہ بھی معلوم ہوا کہ اتمام حجت کے بعد اللہ کی مدد ہوتی ہے اس وقت بددعا کر سکتے ہیں۔

● داعی کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ جیسا حضرت نوحؑ کی ہوئی۔

● بری صحبت کا انجام برا ہوتا ہے حضرت نوحؑ کا بیٹا کافروں کے ساتھ رہتا تھا جس کا انجام برا ہوا۔

● داعی کو اس سے استقامت کا سبق ملتا ہے استقامت پر اللہ کی مدد ہوتی ہے۔
(الروم ۳۰)

● حضرت نوحؑ کے واقعہ سے مورتیوں کا بے حقیقت ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو عذاب سے نہیں بچا سکے۔

● حضرت نوحؑ کی عمر تقریباً ساڑھے نوسو سال ہوئی (عنکبوت ۱۴)

❁❁❁

حضرت ہودؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات

حضرت ہودؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات درج ذیل ہیں:

● حضرت ہودؑ کے قبیلہ کا نام عاد تھا۔ یہ عمان اور حضرمُوت کے درمیان ریت کے ٹیلوں والے علاقہ (احقاف) میں رہتے تھے۔ جو (شُحر) کے نام سے تھا یہ لوگ لمبے لمبے ستونوں والے خیموں میں رہتے تھے جو خالص غیر مسلم مورتی پوجا کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ (سورہ الفجر آیت ۶-۷)

● حضرت نوحؑ کے بعد سب سے پہلے حضرت ہودؑ کی ہی قوم کو ''عاد اولیٰ'' بھی کہا جاتا ہے جس نے بت پرستی اختیار کی تھی جنہیں حضرت ہودؑ نے دعوت دی تھی۔

● وہب بن منبہ کا قول ہے کہ حضرت ہودؑ کے والد سب سے پہلے عربی بولنے والے تھے بعض نے حضرت ہودؑ کو کہا ہے اور بعض نے حضرت آدم و نوحؑ کا بھی نام لیا ہے۔

حضرت ہودؑ کی قوم مورتی پوجک تھی

● ان کے تین اہم بت تھے ۱۔ ثمود ۲۔ صداء ۳۔ الھباء یا ھُر۔ یہ مورتی پوجا کرتے تھے قوم عاد کا زمانہ تقریباً دو ہزار قبل مسیح کا ہے۔ جسے قرآن مجید کی سورہ اعراف میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے:

حضرت ہودؑ کی دعوت

سورہ ہود آیت نمبر ۵۰ سے ۶۰ تک حضرت ہودؑ اور قوم کی گفتگو کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

●وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ۝۵۰ یٰقَوْمِ لَاۤ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۵۱ وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ
یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ
وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ۝۵۲ قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّمَا
نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ۝۵۳
اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ
اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ۝۵۴ۙ مِنْ دُوْنِهٖ
فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ۝۵۵ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ
رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝۵۶ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ
اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَلَا
تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ۝۵۷ وَلَمَّا جَآءَ
اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ
وَنَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ۝۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ ۙۗ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ
رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ۝۵۹
وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ۝۶۰ؑ (سورہ ھود: ۵۰۔۶۰)

''اور (ہم نے بھیجا) عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو، اس نے کہا! اے میری قوم: تم اللہ کی عبادت کرو نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود

اس کے سوا، نہیں ہو تم (اپنے شرک میں) مگر جھوٹ گڑھنے والے۔ اے میری قوم! نہیں سوال کرتا میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر (بدلہ) نہیں ہے، میرا اجر مگر اس ذات پر جس نے مجھے پیدا کیا، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ اور اے میری قوم: تم مغفرت طلب کرو اپنے رب سے، پھر تم توبہ کرو اسی کی طرف وہ بھیجے گا بادل تم پر خوب برسنے والے اور بڑھادے گا مزید قوت کو تمہاری (موجودہ) قوت میں اور مت تم روگردانی کرو مجرم بن کر۔ انہوں نے کہا! اے ہودؑ نہیں لا یا تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل، (اس لئے) نہیں ہم چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تمہارے کہنے پر اور نہیں ہیں ہم تیری بات ماننے والے۔ نہیں ہم کہتے مگر (یہ کہ) تم کو مبتلا کر دیا ہے ہمارے کسی معبود (دیوتا) نے کسی خرابی میں، ہودؑ نے کہا: بیشک میں بناتا ہوں گواہ اللہ کو اور تم بھی گواہ رہو، کہ یقیناً میں بیزار ہوں ان سے، جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ اس (اللہ) کے سوا، سو تدبیر کرلو تم میرے خلاف سب مل کر، پھر نہ دو مجھے ذرا بھی مہلت۔ بیشک میرا بھروسہ اللہ پر ہے، جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، نہیں کوئی چلنے والا (جاندار) مگر پکڑے ہوئے ہے وہ (اللہ) اس کی پیشانی، بیشک میرا رب (ملتا ہے) سیدھے راستے پر۔ پھر اگر تم روگردانی کرو تو یقیناً میں پہنچا چکا ہوں، تم کو وہ پیغام جو دے کر بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف اور (تمہارا) جانشین بنا دے گا میرا رب کسی اور قوم کو تمہاری جگہ اور نہ تم اسے نقصان پہنچا سکو گے کچھ بھی، بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اور جب آ گیا ہمارا حکم (عذاب) تو ہم نے نجات دی ہودؑ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے

تھے اس کے ساتھ اپنی رحمت سے اور ہم نے انہیں نجات دی شدید عذاب سے۔ اور یہ ہے قوم عاد! کہ انکار کیا تھا انہوں نے اپنے رب کی آیات کا اور نافرمانی کی اس کے رسولوں کی اور مانتے رہے ہر سرکش عنا دی (ظالم) کی۔ اور آ پڑی ان پر اس دنیا میں بھی لعنت اور قیامت کے دن بھی، سنو! بلاشبہ عاد نے انکار کیا اپنے رب کے ساتھ، خبر دار رہو، پھٹکار پڑی عاد پر جو قوم تھی ہودؑ کی''۔

اسی طرح حضرت ہودؑ کا ذکر قرآن میں سورہ اعراف، سورہ ہود، اور سورہ شعراء میں ہے اور قوم عاد کا ذکر سورہ اعراف، ہود، مومنون، شعراء، فصلت، احقاف، الذاریات، القمر اور الحاقہ میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ ان کے یہاں عذاب آندھی کا آیا اور ۷ رات آٹھ دن تک چلتی رہی۔

حضرت ھودؑ کی قوم عاد کی طرف بھیجا گیا دعوت دینے کے لئے جنہوں نے ایک اللہ کی طرف دعوت دی:

● وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

(سورہ الاعراف: ۶۵)

''اور (ہم نے بھیجا) عاد کی طرف اُن کے بھائی ہودؑ کو، اس نے کہا! اے میری قوم! تم عبادت کرو اللہ کی، نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا، کیا پھر نہیں تم ڈرتے؟''

● اسی طرح سورہ المومنون آیت نمبر ۳۱ سے ۴۱ تک میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر مختلف قسم کے سوالات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِھِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِیْھِمْ

رَسُوْلًا مِّنْھُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ وَاَتْرَفْنٰھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۙ مَا ھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ۙ یَاْکُلُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ مِنْہُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَکُمْ ۙ اِنَّکُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَیَعِدُکُمْ اَنَّکُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ کُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّکُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ ھُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَہٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْھُمُ الصَّیْحَۃُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰھُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾

(المؤمنون: ۳۱۔۴۱)

''پھر پیدا کئے ہم نے ان کے بعد دوسرے (دور کے لوگ)۔ پھر بھیجا ہم نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے، یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، نہیں ہے تمہارے لئے کوئی اور معبود، سوائے اس کے، کیا پھر نہیں تم ڈرتے۔ اور کہا! ان وزیروں نے اس کی قوم میں سے، جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا آخرت کی ملاقات کو، جبکہ ہم نے انہیں خوشحالی دی تھی، دنیاوی زندگی میں نہیں ہے یہ رسول مگر ایک بشر (آدمی) تم ہی جیسا، کھاتا ہے وہی کچھ جو کھاتے ہو تم اور پیتا ہے وہی کچھ جو تم پیتے ہو۔ اور اگر کہیں اطاعت کر لی تم نے اپنے جیسے ایک بشر کی، تو یقیناً تم اس وقت

ضرور خسارہ پانے والے ہو گے۔ کیا وہ تمہیں وعدہ دیتا ہے، کہ بیشک جب تم مرجاؤ گے اور ہوجاؤ گے مٹی اور ہڈیاں تو بلا شبہ تم نکالے جاؤ گے (زندہ کرکے)۔ دور ہے! دور ہے (ناممکن ہے) ایسا ہونا جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ نہیں ہے یہ (زندگی) مگر یہی ہماری دنیاوی زندگی، ہم مرتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں اور نہیں ہیں ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے۔ نہیں ہے وہ (رسول) مگر ایک آدمی، کہ اس نے گڑھا ہے اللہ پر جھوٹ اور نہیں ہیں ہم اس پر ایمان لانے والے۔ (اس نے) کہا! اے رب! تو میری مدد فرما، اس کے بدلے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ ارشاد ہوا! تھوڑے سے وقت میں، ضرور وہ ہوجائیں گے پچھتانے والے۔ سو انہیں آ پکڑا ایک زبردست چیخ نے حق کے ساتھ، تو ہم نے انہیں کردیا خس وخاشاک (کوڑا کرکٹ) سو دوری ہے (رحمت سے) ظالم قوم کے لئے''۔

- اسی طرح حضرت ہودؑ نے فرمایا میں امانت دار رسول ہوں اس کے بدلے میں تم سے کچھ نہیں چاہتا:

كَذَّبَتْ عَادُ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۲۵﴾ فَٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿۱۲۷﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ ءَايَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَٱتَّقُوا ٱلَّذِيٓ أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمَدَّكُم بِأَنْعَٰمٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾

وَجَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ ٱلْوَٰعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا خُلُقُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَٰهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿۱۴۰﴾ (شعراء:۱۲۳۔۱۴۰)

''جھٹلایا (قوم) عاد نے رسولوں کو۔ جب کہا ان سے ان کے بھائی ہودؑ نے، کیا نہیں ڈرتے ہو تم (اللہ سے)۔ بیشک میں ہوں تمہارے لئے رسول امانتدار۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس کام پر کوئی اجر نہیں ہے میرا اجر، مگر رب العالمین کے ذمہ۔ کیا تم بناتے ہو ہر اونچی جگہ پر ایک نشانی (عمارت) بے فائدہ۔ اور تم بناتے ہو، مضبوط عمارتیں، گویا کہ تم ہمیشہ رہو گے۔ اور جب تم پکڑتے ہو، تو پکڑتے ہو سرکشوں کی طرح (جبارین بن کر) سو ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو۔ اور ڈرو، اس سے جس نے تمہیں بڑھایا ان چیزوں کے ساتھ جو تم جانتے ہو۔ اس نے تمہیں بڑھایا جانور اور بیٹوں سے۔ اور باغات اور چشموں سے۔ بیشک میں ڈرتا ہوں تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ انہوں نے کہا! برابر ہے ہمارے لئے خواہ نصیحت کرو تم یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ نہیں ہیں یہ باتیں مگر عادت پہلے لوگوں کی۔ اور نہیں ہم عذاب میں مبتلا ہونے والے۔ پھر جھٹلادیا انہوں نے اس (ہودؑ) کو پھر ہلاک کردیا ہم نے انہیں، بیشک اس میں ایک نشانی ہے، مگر نہیں ہیں ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے

والے۔اور بیشک آپ کا رب ہی ہے زبردست، نہایت رحم کرنے والا''۔

●اسی طرح قوم کے بڑے لوگوں نے کہا ہم تم کو بیوقوف اور جھوٹا سمجھتے ہیں:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ (الاعراف:٦٦)

''کہا! کچھ سرداروں نے جو کافر تھے اس کی قوم میں سے، بلاشبہ ہم تجھے دیکھتے ہیں بیوقوفی میں اور یقینا ہم تم کو سمجھتے ہیں جھوٹوں میں سے''۔

●حضرت ہودؑ نے جواب دیا میں رب العالمین کا بھیجا ہوا ہوں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾

''کہا اس (نوحؑ) نے! اے میری قوم! نہیں ہوں میں (مبتلا) کسی گمراہی میں لیکن میں تو رسول ہوں رب العالمین کی طرف سے''۔

(اعراف:٦١)

●میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا رہا ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ (الاعراف:٦٨)

''میں پہنچاتا ہوں تمہیں پیغامات اپنے رب کے اور میں تمہارے لئے سچا خیر خواہ ہوں''۔

●میں اپنی دعوت پر کوئی اجرت نہیں طلب کرتا:

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥١﴾ (ھود:٥١)

''اے میری قوم! نہیں سوال کرتا میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر (بدلہ) نہیں ہے، میرا اجر مگر اس ذات پر جس نے مجھے پیدا کیا، کیا تم

عقل سے کام نہیں لیتے''۔

●قوم نے جواب دیا یہ تو ہماری ہی طرح کا ایک انسان ہے:

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾

(المؤمنون:٣٣)

''اور کہا! ان وزیروں نے اس کی قوم میں سے، جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا آخرت کی ملاقات کو، جبکہ ہم نے انہیں خوشحالی دی تھی، دنیاوی زندگی میں نہیں ہے یہ رسول مگر ایک بشر (آدمی) تم ہی جیسا، کھاتا ہے وہی کچھ جو کھاتے ہو تم اور پیتا ہے وہی کچھ جو تم پیتے ہو''۔

● کہا یہیں کی زندگی سب کچھ ہے دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا

اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾

''نہیں ہے یہ (زندگی) مگر یہی ہماری دنیاوی زندگی، ہم مرتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں اور نہیں ہیں ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے۔(المؤمنون:٣٧)

●حضرت ہودؑ نے کہا میں شرک نہیں کر سکتا:

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٥٥﴾ (ھود:٥٤-٥٥)

''نہیں ہم کہتے مگر (یہ کہ) تم کو مبتلا کر دیا ہے ہمارے کسی معبود (دیوتا) نے کسی خرابی میں، ہودؑ نے کہا بیشک میں بناتا ہوں گواہ اللہ کو اور تم بھی

گواہ رہو، کہ یقیناً میں بیزار ہوں ان سے، جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو''۔

● حضرت ہودؑ نے کہا میں نے بات پہنچا دی لیکن قوم نے جہالت ہی کیا:

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ **(احقاف:۲۳)**

''(انہوں نے) کہا! بس اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں پہنچا تا ہوں تمہیں وہ چیز، کہ میں بھیجا گیا ہوں اس کے ساتھ، لیکن میں دیکھتا ہوں تم کو، جہالت کرنے والی قوم میں سے''۔

● حضرت ہودؑ نے دعا مانگی مدد کی:

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾ **(المومنون:۳۹)**

''(اس نے) کہا! اے رب! تو میری مدد فرما، اس کے بدلے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا''۔

● حضرت ہودؑ نے کہا اگر نہیں مانتے تو انتظار کرو عذاب کا

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ **(الاعراف:۷۱)**

''کہا! (ہودؑ نے) یقیناً ثابت ہو گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے پھٹکار اور غضب، کیا تم مجھ سے جھگڑتے ہو، ایسے ناموں کے بارے میں جو رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہیں نازل فرمائی اللہ نے ان کی کوئی دلیل، سو تم انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں''۔

● قوم سے توبہ کرنے کو کہا:

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ **(ھود:۵۲)**

''اور اے میری قوم! تم مغفرت طلب کرو اپنے رب سے، پھر تم توبہ کرو اسی کی طرف وہ بھیجے گا بادل تم پر خوب برسنے والے اور بڑھادے گا مزید قوت کو تمہاری (موجودہ) قوت میں اور مت تم روگردانی کرو مجرم بن کر''۔

اللہ کا عذاب اور قوم کی تباہی

سب سے پہلے خشک سالی ہوئی پھر آٹھ دن اور سات راتوں تک طوفان برپا رہا آندھیاں چلتی رہیں جس میں کوئی بھی غیر ایمان والا نہیں بچ سکا۔

● حضرت ہودؑ اور ان کے ساتھیوں کو عذاب سے، بچا لیا گیا:

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ **(الاعراف:۷۲)**

''پھر ہم نے نجات دی اس (ہودؑ) کو اور اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے، اپنی رحمت کے ساتھ اور ہم نے کاٹ دی جڑ اُن لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو اور نہ تھے وہ ایمان لانے والے''۔

● قوم کے نہ ماننے پر حضرت ہودؑ نے اپنے آپ کو بری ہونے کا اعلان کیا:

● اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

(سورہ ھود:۵۴)

"نہیں ہم کہتے مگر (یہ کہ) تم کو مبتلا کر دیا ہے ہمارے کسی معبود (دیوتا) نے کسی خرابی میں، ہودؑ نے کہا: بیشک میں بناتا ہوں گواہ اللہ کو اور تم بھی گواہ رہو، کہ یقیناً میں بیزار ہوں ان سے، جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو"۔

❁❁❁

حضرت صالحؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں

حضرت صالحؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات درج ذیل ہیں:

یہ قوم ثمود بھی مورتی پوجا کرتی تھی ان کے جو لوگ عاد اولیٰ کی ہلاکت کے بعد بچ گئے تھے وہی عاد ثانی کہلائے۔

● ثمود ایک قبیلے کا نام ہے۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا سام تھا اس کا بیٹا ارم اس کا بیٹا عاثر اور اس کے دو بیٹے تھے ثمود و حریس۔ ان کی رہائش تبوک اور حجاز کے درمیان حجر سے قریب تھی جسے مدائن صالح کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ تبوک جاتے وقت یہاں سے گزرے تھے۔ یہ لوگ بت پرست تھے۔

● **حضرت صالحؑ نے ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا:**

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ (هود:٦١)

"اور (ہم نے بھیجا) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو تو اس نے کہا! اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اس کے، اسی نے تم کو پیدا کیا زمین سے اور اسی نے تم کو آباد کیا اس میں، سو تم اس سے مغفرت طلب کرو پھر تم توبہ کرو اس کی طرف، بیشک میرا رب بہت قریب ہے (دعائیں) قبول کرنے والا ہے"۔

● **حضرت صالحؑ نے ایک اللہ کو ماننے کی دعوت دی:**

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ (النمل:۴۵)

''اور یقیناً بھیجا ہم نے رسول بنا کر ثمود کی طرف، ان کے بھائی صالحؑ کو (اس حکم کے ساتھ) کہ بندگی کرو اللہ کی، تو یکا یک وہ دو فریق بن گئے اور باہم جھگڑنے لگے''۔

● **حضرت صالحؑ نے نصیحت کی کہ زمین پر فساد نہ مچاؤ:**

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ (الاعراف:۷۴)

''اور تم یاد کرو جبکہ اس نے تمہیں بنایا ایک دوسرے کا جانشین عاد کے بعد اور اس نے تمہیں ٹھکانا دیا زمین میں، کہ تم بناتے ہو اس کی نرم مٹی سے (ہموار میدان) محلات اور تراشتے ہو تم پہاڑوں کو گھروں کی شکل میں، پس تم یاد کرو اللہ کی نعمتیں اور مت تم پھرو زمین میں فسادی بن کر''۔

● **اللہ تعالیٰ نے قوم کی طلب پر معجزے کے طور پر اونٹنی دی:**

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ (سورہ الاعراف:۷۳)

''اور (ہم نے بھیجا) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو، (اس صالحؑ

نے) کہا! اے میری قوم! تم عبادت کرو اللہ کی، نہیں ہے تمہارا کوئی معبود اس کے سوا، بیشک آ گئی ہے تمہارے پاس کھلی دلیل تمہارے رب کی طرف سے، یہ ہے اونٹنی اللہ کی تمہارے لئے ایک خاص نشانی (معجزہ) سو اسے تم چھوڑ دو، تا کہ چرتی پھرے زمین میں اللہ کی اور نہ ہاتھ لگانا تم اسے برائی کے ساتھ، ورنہ آ پکڑے گا تمہیں عذاب دردناک''۔

● **قوم نے جواب میں کہا تم جادوگر ہو:**

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ (الشعراء:۱۵۳)

● **قوم نے کہا یقیناً تو سحر زدہ لوگوں میں سے ہے۔**

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ (القمر:۲۷)

''بلا شبہ ہم بھیجنے والے ہیں اونٹنی کو آزمائش کے لئے ان کی، سو آپ انتظار کریں ان کا اور صبر کریں''۔

● **قوم نے جھٹلا دیا تو حضرت صالحؑ نے بتایا میں امانتدار رسول ہوں:**

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ (الشعراء:۱۴۱-۱۴۴)

''جھٹلایا ثمود نے رسولوں کو۔ جب کہا ان سے ان کے بھائی صالحؑ نے! کیا نہیں ڈرتے ہو تم (اللہ سے)۔ بیشک میں ہوں تمہارے لئے رسول، امانتدار۔ سو ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو''۔

● **ثمود قوم نے جھٹلا دیا:**

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ (القمر:۲۳)

''جھٹلایا ثمود نے ڈرانے والوں کو''۔

● **مطالبہ کے بعد عذاب کی وعید:**

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ (ھود:٦٤)

’’اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لئے عظیم نشانی، تو تم اسے چھوڑ دو کہ کھاتی (چرتی) پھرے اللہ کی زمین میں اور نہ چھونا اس کو برائی کے ساتھ، ورنہ تمہیں پکڑ لے گا عذاب بہت جلد‘‘۔

● **اللہ کا عذاب آ گیا جھٹلانے کے بعد:**

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ (القمر:٣٠)

’’تو کیسا تھا میرا عذاب اور میری تنبیہات۔‘‘

عذاب کی شکلیں

عذاب میں پہلے دن جمعرات کو چہرے زرد ہوئے دوسرے دن جمع کی صبح کو چہرے سرخ ہوئے تیسرے دن سیاہ ہوئے چوتھے دن آسمان سے تیز آواز آئی اور زلزلہ آیا۔

اونٹنی کے قتل کی وجہ

امام ابن جریرؒ کے مطابق قوم ثمود میں دو عورتیں تھیں ایک کا نام صدوق بنت محیا بن زُہیر بن مختار تھا جو مالدار اونچے خاندان کی تھی۔ اس نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے نکاح کیا لیکن پھر طلاق لے لی اس نے اپنے چچا زاد بھائی (مصدع بن مہرج بن محیا) کو بلا کر کہا۔ اگر تم اونٹنی کو قتل کر دو تو میں تم سے شادی کر لوں گی۔

دوسری عورت کا نام (عنیرہ) تھا جو غنم بن مجلز کی بیٹی تھی یہ کافر بڑھیا تھی اس کا خاوند ذُوَاب بن عمرو ایک رئیس تھا۔ اس عورت نے قدار بن سالف سے کہا یہ میری چار بیٹیاں ہیں اگر تم اونٹنی کو قتل کر دو تو جس لڑکی سے چاہو گے شادی کر دوں گی۔

❁❁❁

حضرت ابراہیمؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں

حضرت ابراہیمؑ کی سیرت کے چند سبق آموز واقعات درج ذیل ہیں:

● قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ۳۵ سورتوں میں ۶۳ آیات میں کیا گیا ہے۔

● حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام تارخ بتایا جاتا ہے لیکن قرآن کے مطابق آزر نام تھا۔

● حضرت ابراہیمؑ کا آبائی وطن تورات کے مطابق عراق کے قصبہ ’’اُدڑ‘‘ کو بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اہل فِدَّ ان قبیلہ سے ان کا تعلق تھا۔

● انجیل کے مطابق ان کے والد نجاری کا پیشہ کرتے تھے اور یہ اپنی قوم کے مختلف قبائل کے لئے لکڑی کے بت بناتے اور بیچتے تھے۔

● باپ بیٹے میں توحید یعنی حق کے لئے مناظرہ ہوا کرتا تھا۔

● قوم کو دعوت دی اور مناظرہ بھی کیا ان کی قوم ستارہ پرست تھی اور چاند وسورج کی بھی عبادت کرتی تھی۔

● آپ نے بادشاہ کو بھی دعوت اسلام پیش کیا اور مناظرہ بھی کیا۔

● اس وقت عراق کے بادشاہوں کا لقب نمرود ہوتا تھا جو خود کو مالک ورب سمجھتے تھے۔

● نمرود سے گفتگو میں موت وزندگی کو موضوع بنا کر بات کی۔

● آگ کا سرد ہونا۔

● حضرت ابراہیمؑ کی دعوت پر صرف ان کی بیوی سارہؑ اور حضرت لوطؑ کے علاوہ کوئی ایمان نہیں لایا۔

● حضرت ابراہیمؑ نے ہجرت کی اور اپنے والد وقوم کو چھوڑ کر غربی کنارہ کے قریب ایک بستی ''کلدانین'' چلے گئے جہاں سے کچھ دن بعد حران یا حاران جا کر دین توحید کی دعوت دی۔

● حضرت ابراہیمؑ تبلیغ کرتے کرتے فلسطین پہنچے اس سفر میں ساتھ حضرت سارہ، لوطؑ اور لوط کی بیوی تھیں یہاں کنعانیوں کا اقتدار تھا پھر شکیم (نابلس) گئے وہاں سے پھر مصر تک پہنچ گئے۔

● یہاں کے بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ وسارہ کا اعزاز کیا اور قدیم خاندانی رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے بادشاہ نے اپنی بیٹی ہاجرہ کو بھی حضرت ابراہیمؑ کی زوجیت میں دے دیا یعنی اس زمانہ کے اعتبار سے دوسری بیوی پہلی بیوی کی خادمہ ہوکرتی تھی اس طرح ہاجرہ ''شاہ مصر'' فرعون کی بیٹی تھیں۔ جو سارہ کی خادمہ کی حیثیت بھی رکھتی تھیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد اور عمر

حضرت ابراہیمؑ کی عمر اسماعیل کی ولادت کے وقت ستاسی سال تھی اور دوسرے بیٹے اسحاق کی ولادت کے وقت سو سال تھی اس طرح حضرت ابراہیمؑ نے سارہ وہاجرہ کے علاوہ ایک تیسری شادی کی جن سے چھ بیٹے ہوئے ان کی نسل اپنی ماں کے نام پر بنی جو بعد میں قطورہ کہلائی اس طرح حضرت ابراہیمؑ کی عمر کل ۱۷۵ سال ہوئی اور یروشلم کے قریب (جرون) میں دفن کئے گئے۔

حضرت ابراہیمؑ نے مصر سے واپسی پر فلسطین میں سکونت اختیار کی جسے کنعان بھی کہتے ہیں اور حضرت ہاجرہ کے بطن سے ایک بیٹا حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو مکہ میں چھوڑ دیا اور خود اکیلے فلسطین چلے گئے لیکن برابر خیر خیریت کے لئے آیا کرتے تھے۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ حضرت ہاجرہ حرم میں ہی دفن ہوئیں اور اسمٰعیلؑ کا انتقال

۱۳۶ سال کی ہی عمر میں ہو گیا تھا جو فلسطین میں دفن ہوئے۔

حضرت اسحاق کا ذکر قرآن مجید کی سورہ ہود ۷۱ اور الحجر ۵۴ نمبر کی آیت میں ہے۔

ختنہ

توراۃ کے مطابق جس وقت اسمٰعیلؑ کی عمر ۱۳ سال کی تھی اس وقت حضرت ابراہیمؑ کو ختنہ کا حکم ہوا تو پہلے اپنا کیا پھر اسمٰعیل کا ہوا پھر سب کو حکم دیا اور اسحاق کا ختنہ آٹھ سال کی عمر میں ہوا پھر اسحاق سے دو بیٹے ہوئے عیسو اور یعقوب۔

حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کا اسلوب

● حضرت ابراہیمؑ دعا کرتے ہیں:

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ (سورہ صافات:۹۹)

● حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی طرف دعوت دی:

وَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ط ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ط اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ (سورہ العنکبوت:۱۶،۱۷)

ترجمہ: اور (بھیجا ہم نے) ابراہیمؑ کو، جب اُس نے کہا اپنی قوم سے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور تم اُس سے ڈرو یہ بہت بہتر ہے تمہارے لئے اگر ہو تم جانتے۔ بس تم تو عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا نہیں وہ اختیار رکھتے تمہارے لئے رزق کا، لہٰذا تم تلاش

کرو اللہ کے پاس رزق اور تم اس کی عبادت کرو اور تم اس کا شکر بھی کرو، اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے''۔

● حضرت ابراہیمؑ کی دعوت سوالات کے انداز میں:

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ (سورہ الشعراء: ۷۰-۷۳)

ترجمہ: جب کہا انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کس چیز کی تم عبادت کرتے ہو؟ وہ کہنے لگے! کہ ہم عبادت کرتے ہیں مورتیوں کی اور ہمیشہ رہیں گے ان کی تعظیم کرنے والے۔ (ابراہیمؑ نے) کہا! کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم (انہیں) پکارتے ہو۔

● حضرت ابراہیمؑ کا دعوتی مکالمہ نمرود سے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥٨﴾ (سورہ بقرہ ۲۵۸)

ترجمہ: کیا نہیں آپ نے دیکھا! اُس شخص کی طرف جس نے جھگڑا کیا ابراہیمؑ سے، اُس کے رب کے بارے میں، (اس وجہ سے) کہ عطا کر رکھی تھی اُسے اللہ نے بادشاہی، جب کہا! ابراہیمؑ نے میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، (اس نے) کہا! میں (بھی) زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، کہا! ابراہیمؑ نے! اچھا بیشک اللہ لاتا (نکالتا

ہے) سورج کو مشرق سے، ذرا تو لے آ اُس کو مغرب سے، سو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا، وہ جس نے کفر کیا تھا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا اُن لوگوں کو جو ظالم ہیں''۔

● حضرت ابراہیمؑ نے ان کے معبودوں کو برا بھلا نہیں کہا بلکہ قوم سے ہی کہلوایا اور اللہ تعالیٰ کا تعارف کرایا:

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾

ترجمہ: چنانچہ وہ دشمن ہیں میرے، سوائے رب العالمین کے، وہ جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ اور وہی ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بخش دے گا مجھے میری خطائیں جزاء کے دن۔ (سورہ الشعراء: ۷۷-۸۲)

● حضرت ابراہیمؑ نے کہا تم اور تمہارے باپ دادا گمراہی میں ہیں:

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ ۖ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ

الشّٰهِدِيْنَ﴿۵۶﴾ (سورہ انبیاء:۵۲۔۵۶)

ترجمہ: جب اُس نے کہا! اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے، کیسی ہیں یہ مورتیاں جن (کی پرستش) پر تم جمے بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا! ہم نے پایا اپنے آبا وَاجداد کو، اُن کی عبادت کرتے ہوئے۔ (اس ابراہیمؑ نے) کہا! یقیناً تھے تم اور تمہارے آبا وَاجداد کھلی گمراہی میں۔ انہوں نے کہا! کیا تو لایا ہے ہمارے پاس حق، یا تو کھیل کرنے والوں میں سے ہے۔ (اس ابراہیمؑ نے) کہا! بلکہ تمہارا رب وہی ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا، اُسی نے پیدا کیا ہے انہیں اور میں تمہارے سامنے اُس کی گواہی دیتا ہوں''۔

● حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کو دعوت دی اور پھر قوم کو سمجھایا مختلف تدبیروں سے لیکن جب قوم نہیں مانی تو اپنے آپ کو ان سے بری ہونے کا اعلان کیا:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴿۷۹﴾

ترجمہ: اور جب کہا ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے، کیا بناتے ہو تم مورتیوں کو معبود؟ بیشک میں دیکھتا ہوں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں۔ اور اسی طرح ہم دکھاتے تھے ابراہیمؑ کو بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور تا کہ وہ ہو جائے یقین کرنے والوں میں سے۔ پھر جب چھا گئی اس پر رات، تو اس نے دیکھا ایک تارا (ابراہیمؑ نے) کہا! یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہا نہیں میں محبت کرتا ڈوب جانے والوں سے۔ پھر جب اس نے دیکھا چاند کو، چمکتا ہوا تو اس نے کہا! یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہا کہ اگر نہ کرتا میری رہنمائی میرا رب تو یقینا میں ہو جاتا گمراہ لوگوں میں۔ پھر جب دیکھا سورج کو چمکتا ہوا تو کہا! یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا! اے میری قوم! بیشک میں بیزار ہوں ان سب سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو (اللہ کے ساتھ) بیشک میں نے کرلیا اپنا چہرہ (رخ) اس کے لئے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو یکسو ہو کر (سب سے کٹ کر) اور نہیں ہوں میں مشرکین میں سے۔ (سورہ انعام:۷۴۔۷۹)

● حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کو دعوت دینے کے بعد کہا سلامتی ہو آپ کے لئے میں جا رہا ہوں لیکن آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ڛ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَـيْــــًٔا﴿۴۲﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ قَدْ جَاۗءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا﴿۴۳﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا﴿۴۴﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ

يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ
اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ
لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ
رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ
وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا
لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾

ترجمہ: اورذکر کیجئے اس کتاب میں ابراہیمؑ کا، بیشک وہ تھا بہت سچا نبی۔ جب اُس نے کہا! اپنے باپ سے، اے میرے ابا جان ! کیوں آپ عبادت کرتے ہیں ان چیزوں کی جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ وہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں آپ کو ذرہ برابر بھی۔ اے ابا جان ! بیشک میرے پاس آیا ہے، ایسا علم جو نہیں آیا آپ کے پاس، سو پیروی کیجئے آپ میری، بتاؤں گا میں آپ کو راستہ، سیدھا۔ اے ابا جان! نہ عبادت کیجئے آپ شیطان کی، بیشک شیطان ہے رحمٰن کا سخت نافرمان۔ اے ابا جان ! میں ڈرتا ہوں اس بات سے، کہ آپ کو چھوئے عذاب رحمٰن کی طرف سے اور بن جائیں آپ شیطان کے ساتھی۔ (آزر نے) کہا! کیا تو بے رغبتی کرتا ہے میرے معبودوں سے، اے ابراہیمؑ! اگر نہ باز آیا تو اس سے، تو میں تجھے ضرور سنگسار کردوں گا اور چھوڑ دے تو مجھے لمبے عرصے کے لئے۔ (ابراہیمؑ نے) کہا! سلام ہو آپ پر میں ضرور مغفرت طلب کروں گا آپ کے لئے اپنے رب سے، بیشک وہ ہے مجھ پر بہت

ہی مہربان۔ اور چھوڑتا ہوں میں آپ کو اور ان کو بھی جن کو آپ پکارتے ہیں اللہ کے سوا۔ اور میں پکارتا ہوں اپنے ہی رب کو۔ مجھے اُمید ہے کہ نہیں رہوں گا میں پکار کر اپنے رب کو محروم ۔ پھر جب جدا ہو گئے (ابراہیمؑ) اُن سے اور ان چیزوں سے بھی جن کی وہ عبادت کرتے تھے اللہ کے سوا۔ اور عطا کی ہم نے اسے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ (جیسی اولاد) اور ہر ایک کو بنایا ہم نے نبی۔ اور نوازا ہم نے انہیں اپنی رحمت سے اور کیا ہم نے ان کا ذکر جمیل بلند۔ (سورہ مریم:۴۱۔۵۰)

۞۞۞

حضرت اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کا مختصر ذکر

- حضرت اسماعیلؑ کی بارہ اولادیں ہوئیں جو بارہ سردار کہلائے۔
- حضرت اسماعیلؑ کا ذکر سورہ مریم آیت نمبر ۵۴ میں کیا گیا ہے۔
- حضرت اسحاقؑ کا ذکر سورہ انبیاء، مریم، ہود، اور الصّٰفّٰت میں ہے۔
- حضرت اسمٰعیلؑ کی اللہ کی اطاعت کی بے مثال نظیر ہے جو انہوں نے اپنے والد کے اشارے پر کیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا جو حکم ہو اسے اگر انسان کر ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرماتے ہیں: جیسی حضرت اسمٰعیل کی مدد فرمائی:

۞۞۞

حضرت لوطؑ کی سیرت کے اہم واقعات

حضرت لوطؑ کی سیرت کے چند اہم واقعات درج ذیل ہیں:

- حضرت لوط حضرت ابراہیمؑ کے برادرزادہ (بھتیجے) ہیں جو ابراہیمؑ کی پرورش میں رہے پھر جب حضرت ابراہیمؑ فلسطین چلے گئے تو حضرت لوطؑ مشرق اردن کے علاقہ میں سدوم و عامورہ میں آباد ہو گئے۔
- حضرت لوطؑ کا واقعہ قرآن مجید کی سورہ الاعراف آیت نمبر ۸۰ میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔
- حضرت لوطؑ نے بے حیائی اور جنس پرستی سے بچنے کی دعوت دی۔ جس کا تفصیل سے ذکر سورہ اعراف آیت نمبر ۸۲ میں کیا گیا ہے۔
- **حضرت لوطؑ نے بے حیائی کے کاموں کو منع کیا:**

وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ (سورہ العنکبوت:۲۸)

ترجمہ: اور (بھیجا ہم نے) لوطؑ کو، جب اس نے کہا اپنی قوم سے! بیشک تم ارتکاب کرتے ہو ایسے فحش کام کا، کہ نہیں کیا تم سے پہلے ایسا کام کسی نے، جہان والوں میں سے۔

❁❁❁

حضرت یعقوبؑ کی سیرت کا مختصر ذکر

حضرت یعقوبؑ، حضرت اسحاقؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے ہیں اور عبرانی زبان میں یعقوب کا نام اسرائیل ہے اسرا (عبد) ایل (اللہ) عبداللہ کے معنیٰ ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت یعقوب کا نام دس جگہ آیا ہے اور سورہ یوسف میں حضرت یعقوبؑ کے اوصاف کا تفصیل سے بیان ہے یہ کنعانیوں کے لئے مبعوث کئے گئے تھے جن کے بارہ بیٹے تھے۔ وہی بعد میں بنی اسرائیل کہلائے۔

❁❁❁

حضرت یوسفؑ کی سیرت کا دعوتی پہلو

حضرت یوسفؑ سے متعلق چند واقعات درج ذیل ہیں

- حضرت یوسفؑ حضرت یعقوب کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پڑ پوتے تھے۔
- حضرت یوسفؑ کا ذکر قرآن میں ۲۶ جگہ آیا ہے جن کے نام سے ایک مستقل سورہ ہے۔
- حضرت یوسف کا خواب، کنعان، غلامی، عزیز مصر، قید خانہ میں دعوت کا ذکر سورہ یوسف آیت نمبر ۳۹ میں اس طرح کیا گیا ہے۔
- حضرت یوسفؑ کی عمر ۱۱۰ سال کی ہوئی اور بعد میں وفات ہوگئ پھر ان کی لاش کو حنوط (ممی) کر کے تابوت میں محفوظ کر دیا گیا اور ان کی وصیت کے مطابق جب موسیٰؑ کے زمانہ میں بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو اس تابوت کو بھی ساتھ لے گئے اور اپنے اباء واجداد کی زمین میں دفن کیا یعنی ان کی قبر (بابلس) کے نواح میں ہے۔

ان کے واقعہ سے دیانت وامانت، صبر، صداقت، شکر کا سبق ملتا ہے اور حاسد کے انجام۔ کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

- **حضرت یوسفؑ مکالمہ کے انداز میں دعوت دیتے ہیں کہ دو خدا بہتر ہیں یا ایک زبردست**

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ (سورہ یوسف:۳۹)

اے میرے جیل کے دونوں ساتھیوں! کیا بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا اللہ جو ایک نہایت غالب؟

- **اللہ کے علاوہ معبود جو ہیں انہیں تم نے گڑھ لیا ہے:**

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ (سورہ یوسف:۴۰)

نہیں تم عبادت کرتے سوائے اس کے مگر چند ناموں کے، وہ نام تم نے خود ہی رکھے ہیں اور تمہارے باپ دادا نے، نہیں نازل فرمائی اللہ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ہے حکم مگر اللہ ہی کا، اس نے حکم دیا ہے، کہ نہ تم عبادت کرو مگر صرف اسی کی، یہی ہے دین سیدھا اور لیکن اکثر انسان نہیں جانتے۔

❁❁❁

حضرت شعیبؑ کی سیرت کے اہم واقعات

● حضرت شعیب کا ذکر قرآن مجید کی کئی سورتوں میں جیسے سورہ الاعراف، ہود، شعراء، حجر، العنکبوت میں کیا گیا ہے۔

● حضرت شعیبؑ کی بعثت مدین یا مدیان میں ہوئی مدین ایک قبیلہ کا نام ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے مدین کی نسل سے تھا۔

● اصحاب ایکہ کا (جو شاہراہ حجاز کے لوگوں کو شام فلسطین، یمن بلکہ مصر تک لے جاتی ہے اسی کو قرآن نے امام مبین یعنی کھلی شاہراہ کہا ہے اصحاب ایکہ اور اصحاب مدین دونوں ایک ہی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جو باپ کی نسبت سے مدین اور مقام کے اعتبار سے اصحاب ایکہ کہلاتے تھے۔

● یہ قوم بھی بت پرستی میں مبتلا تھی اور مشرکانہ رسوم کے ساتھ، خرید وفروخت میں کمی کرتی تھی ساتھ ہی ڈاکہ زنی کا کام بھی کرتی تھی

● عذاب۔ اصحاب ایکہ پر دو قسم کا عذاب آیا۔ ۱۔ زلزلہ کا۔ ۲۔ آگ کی بارش کا مدین کی ہلاکت کے بعد یہ لوگ حضرموت آ گئے تھے کہا جاتا ہے کہ وہیں ان کی قبر ہے۔

حضرت شعیبؑ کی دعوت

● حضرت شعیبؑ نے ایک اللہ کی طرف دعوت دی اور اصلاح کی کوشش کی:

وَاِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ (سورہ الاعراف:۸۵)

"اور (ہم نے بھیجا) مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو اس نے کہا! اے میری قوم! تم عبادت کرو اللہ کی! نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود، سوائے اس کے، یقینا آ چکی ہے تمہارے پاس واضح دلیل تمہارے رب کی طرف سے، لہٰذا تم پورا کرو ناپ اور تول اور نہ تم کم کر کے دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت تم فساد کرو زمین میں، بعد اس کی اصلاح کے، یہ بہت بہتر ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن"۔

● حضرت شعیبؑ کو ان کی قوم نے دھمکی دی کہ تم بہت پرہیزگار بنتے ہو:

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ (سورہ ھود:۸۷)

"انہوں نے کہا! اے شعیبؑ! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں، ان (معبودوں) کو جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا، یا (نہ) کریں ہم اپنے مالوں میں وہ تصرف جو ہم چاہتے ہیں بس تم ہی تو رہ گئے ہو بردبار اور نیک چلن آدمی"

❁❁❁

حضرت موسیٰؑ کی مختصر سیرت دعوتی پس منظر میں

● حضرت موسیٰ کے والد کا نام عمران اور والدہ کا نام یوکابد تھا۔ تین ماہ بعد والدہ نے حضرت موسیٰؑ کو سمندر کے حوالہ کیا تھا۔

● فرعون۔ یہ مصر کے بادشاہ کا لقب ہوتا تھا یہ کسی خاص بادشاہ کا نام نہ تھا۔ یہ تین ہزار قبل مسیح سے شروع ہوا اور عہد سکندر اعظم تک فراعنہ کے اکتیس خاندان نے مصر پر حکمرانی کی۔

● حضرت موسیٰؑ کی فرعون کے یہاں تربیت ہوئی پھر مصر سے نکل کر ہجرت کیا اور مدین گئے اور وادی مقدس میں قیام کیا اور حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی جو معجزے کے طور پر تھی وہ دوشاخ کی طرح تھی۔

● داخلہ مصر اور ہارونؑ کو رسالت۔ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو دعوت دی جس کا ذکر سورہ الاعراف آیت نمبر ۱۰۵ میں کیا گیا ہے۔

● حضرت ہارونؑ کو بھی رسالت ملی اور حضرت موسیٰؑ جب فرعون کو دعوت دینے گئے تو زبان میں لقنت کی وجہ سے بات صاف نہیں ہو پا رہی تھی جس کی وجہ سے حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے درمیان ترجمان بنے اور بلاغت کے ساتھ دعوت دیا۔

● فرعون کا مشیر ہامان (وزیر مشیر) تھا جس نے حضرت موسیٰؑ کو دھمکی دی تھی۔

● ساحروں کی شکست ہوئی، جادوگر اور ایک مختصر جماعت نے اسلام قبول کیا جس کا ذکر سورہ یونس آیت نمبر ۸۳ میں کیا گیا ہے۔

● بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ ہوا، ان کے لئے چشمے جاری ہوئے، من و سلویٰ نعمت کے طور پر دیا گیا۔

● حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل ہوئی۔

● حضرت موسیٰؑ کی مقام اریحا میں قبر ہے جو کثیب احمر (سرخ ٹیلہ) پر واقع ہے یہ میدان 'تیہ' سے قریب ہے۔

● حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں عبادت کا دن جمعہ کا تھا لیکن اسرائیل کے اسرار پر سنیچر یعنی ہفتہ کا دن وحی الٰہی کے ذریعہ متعین کیا گیا اور وہ جمعہ کے قائم مقام ہوا جبکہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے جمعہ کا ہی دن عبادت کا تھا۔

حضرت موسیٰؑ کی دعوت کا اسلوب

● حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے پاس جا کر نرمی سے دعوت دینے کا حکم ہوا:

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾

جاؤ تم دونوں فرعون کی طرف! بلاشبہ وہ سرکش ہو چکا ہے، اور تم دونوں کرنا اس سے بات نرمی سے، شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔

(سورہ طٰہٰ: ۴۳، ۴۴)

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۸﴾ (ابراھیم:۸)

اور کہا موسیٰؑ نے! کہ اگر کفر کرو گے تم اور وہ لوگ جو زمین میں ہیں سب کے سب، تو بیشک اللہ ہے بے نیاز اور نہایت قابل تعریف"۔

● حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا:

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ (سورہ نازعات: ۱۷-۱۹)

(اور کہا) جاؤ فرعون کے پاس، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے، پھر اس سے کہئے! کیا تجھے رغبت ہے اس بات کی، کہ تو پاک ہو، اور تیری رہنمائی

کروں تیرے رب کی طرف، کہ تو ڈرے۔

● حضرت موسیٰؑ سے فرعون نے اپنے احسانات جتائے:

قَالَ اَلَمۡ نُرَبِّكَ فِيۡنَا وَلِيۡدًا وَّلَبِثۡتَ فِيۡنَا مِنۡ عُمُرِكَ سِنِيۡنَ ۙ﴿۱۸﴾ وَفَعَلۡتَ فَعۡلَتَكَ الَّتِىۡ فَعَلۡتَ وَاَنۡتَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۹﴾ (سورہ الشعراء:۱۸،۱۹)

وہ کہنے لگا! کہ کیا نہیں پالا تھا ہم نے تجھے اپنے یہاں، جبکہ تو ایک بچہ تھا؟ اور رہا تھا تو ہمارے یہاں، اپنی عمر کے کئی سال، اور کی تھی تو نے وہ حرکت، جو کی تھی تو نے اور تو ہے بڑا ناشکرا''۔

● رب العالمین کے بارے میں سوال:

قَالَ فِرۡعَوۡنُ وَمَا رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ﴿۲۳﴾ (سورہ الشعراء:۲۳)

''کہا فرعون نے! کیا ہے یہ رب العالمین''

● فرعون نے انکار کیا اور اپنے آپ کو رب ہونے کا دعویٰ کیا:

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۖ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى ۖ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى ۖ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰى ؕ﴿۲۵﴾

تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی، پھر وہ پلٹا (فساد کی) کوشش کرنے کے لئے، پھر اس نے سب کو جمع کیا اور پکارا، تو کہا! میں تمہارا رب ہوں سب سے بڑا، سو پکڑ لیا اس کو اللہ نے عبرتناک عذاب میں، آخرت کے اور دنیا کے۔ (سورہ نازعات:۲۱۔۲۵)

● فرعون کی دھمکیاں:

وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَقَوۡمَهٗ لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ

اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾

اور کہا! سرداروں نے قومِ فرعون کے، کیا تو چھوڑ دے گا موسیٰؑ اور اس کی قوم کو، تاکہ وہ فساد کرے زمین میں اور چھوڑ دے تجھے اور تیرے معبود کو؟ (فرعون نے) کہا! عنقریب ہم قتل کر دیں گے ان کے بیٹوں کو اور زندہ رہنے دیں گے ان کی عورتوں کو اور یقینا ہم ان پر غالب ہیں۔ (سورہ اعراف:۱۲۷)

● حضرت موسیٰؑ نے کہا زمین اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے وارث بناتا ہے:

قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَاصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙ يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۲۸﴾

کہا! موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہ تم مدد طلب کرو اللہ سے اور صبر کرو، یقینا زمین تو اللہ ہی کی ہے، وہ اس کا وارث بناتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور (اچھا) انجام تو متقیوں ہی کے لئے ہے۔ (سورہ اعراف:۱۲۸)

❀❀❀

حضرت ہارونؑ کے مختصر حالات

● حضرت ہارونؑ کا انتقال ''ہور'' مقام میں ہوا تھا اور وہیں تدفین کے بعد حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو خبر دی۔

● حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ایک مال دار شخص تھا جس کا نام قارون تھا۔ وہ مصر کے غرق ہونے سے قبل یا بعد کا لیکن قرآن کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ فرعون کے غرق ہونے کے بعد میدان تیہ کا ہے۔

حضرت خضر رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات

قرآن میں حضرت خضر کا نام نہیں ہے بلکہ ''عبداً مِنْ عبادنا'' کہہ کر ذکر ہوا ہے۔ حضرت خضر کے نبی یا ولی ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح رائے یہ ہے کہ وفات ان کی ہوگئی ہے۔

حضرت یوشع بن نونؑ کے مختصر حالات

● حضرت یوشع بنی اسرائیل کی اولاد میں سے ہیں ان کا ذکر سورہ کہف میں دو جگہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ہوا ہے جو حضرت موسیٰؑ کے رفیق تھے اور حضرت موسیٰ و ہارون کے بعد جانشین نبوت بنے۔

● حضرت موسیٰؑ کے میدان تیہ میں چالیس سال گذر جانے کے بعد حضرت یوشع کو حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو لے کر مدعو سرزمین کی طرف بڑھو اور قوموں کو شکست دو۔

● حضرت یوشع نے بنی اسرائیل کو اللہ کا پیغام سنایا اور جنگ کی پھر عرض مقدس کے مالک ہوگئے۔ ان کا ذکر سورہ البقرہ آیت نمبر ۵۸ میں کیا گیا ہے۔

● آسمان سے اس قوم پر عذاب آیا لیکن کس طرح کا آیا اس کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت حزقیل رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات

ان کا ذکر سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۴۳ میں کیا گیا ہے۔ اگرچہ قرآن میں حضرت حزقیل نبی کا نام مذکور نہیں ہے لیکن۔ انہوں نے جہاد کیا تھا اور قوم نے ساتھ نہیں دیا۔ یہ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

حضرت الیاسؑ کے مختصر حالات

● قرآن مجید میں حضرت الیاسؑ کا ذکر دوجگہ آیا ہے سورہ انعام میں اور سورہ الصافات میں۔

● یہ شام کے ''بعلبک'' شہر میں تھے ان کی قوم 'بعل'' کی پوجا کرتی تھی جس کا قد بیس گز کا تھا اور ان کی سونے کی مورتی تھی جس کے چار منہ تھے اور چار سو خادم متعین تھے۔ ان کا ذکر (سورہ الصافات ۱۲۳) میں کیا گیا ہے۔

● یہ بت پرست تھے اور کواکب پرستی کے ساتھ عناصر پرستی بھی کرتے تھے۔

حضرت یسعؑ کے مختصر حالات

حضرت یسعؑ حضرت الیاس کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت الیاسؑ کے انتقال کے بعد حضرت یسع نبی بنے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ دوجگہ کیا گیا ہے ایک سورہ انعام آیت نمبر ۸۶ میں اور دوسرے سورہ ص آیت نمبر ۴۸ میں۔

حضرت شمویلؑ کے مختصر حالات

● قرآن مجید میں حضرت شمویلؑ کا نام نہیں ذکر کیا گیا ہے لیکن سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۴۶ میں جس نبی کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت شمویل ہیں۔

● طالوت کا ذکر قرآن میں سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۴۷ میں کیا گیا ہے۔

● جالوت۔ جالوط کا ذکر دشمن فوج کے سردار کی حیثیت سے کیا گیا ہے جس کا ذکر

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۴۹ میں ہے۔

حضرت داؤدؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات

● بنی اسرائیل میں حضرت داؤدؑ پہلے شخص ہیں جو اللہ کے پیغمبر اور رسول بھی تھے اور صاحب تاج بھی جس کا ذکر سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۵۱ میں اور سورہ الانبیاء آیت نمبر ۷۰ میں کیا گیا ہے۔

● حضرت آدمؑ کے بعد حضرت داؤد کو ہی خلیفہ کے لقب سے قرآن میں پکارا گیا ہے۔

● حضرت داؤدؑ کو زبور دی گئی جس کا ذکر سورہ نساء آیت نمبر ۱۶۳ اور سورہ اسراء آیت نمبر ۵۵ میں ہے۔

● حضرت داؤدؑ کی آواز سن کر پہاڑ اور پرندے بھی مست ہو جاتے۔

● لوہے کو جیسے چاہتے موڑ دیتے اور پرندوں سے بات کرتے۔

● دو لوگوں کا مقدمہ کھیت اور بکریوں کا تھا۔

● حضرت داؤدؑ نے ستر سال حکومت کی اور صیہون میں دفن ہوئے۔

حضرت سلیمانؑ کی سیرت کے چند نصیحت آموز واقعات

● حضرت سلیمانؑ حضرت داؤد کے بیٹے تھے جن کا ذکر سورہ نمل آیت نمبر ۱۶ میں اور سورہ الانبیاء آیت نمبر ۷۹ میں کیا گیا ہے۔

● حضرت سلیمانؑ پرندوں کی بولیاں سمجھتے تھے۔

● حضرت سلیمانؑ کو ہوا، جن، حیوانات پر قدرت تھی۔

● حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت یعقوبؑ نے مسجد بیت المقدس کی بنیاد رکھی پھر عرصہ کے بعد حضرت سلیمانؑ کے حکم سے مسجد اور شہر کی تجدید ہوئی جس میں جن نے بھی

تعمیر میں حصہ لیا جس کا ذکر سورہ انبیاء آیت نمبر ۸۲ میں کیا گیا ہے۔

● حضرت سلیمانؑ نے ملکہ سبا کو دعوت دی جس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

● وفات۔ جنوں کو حضرت سلیمانؑ کے وفات کی خبر نہیں ہوئی۔

● حضرت سلیمانؑ کے ساتھ جہاد کے گھوڑے کا ذکر سورہ ص آیت نمبر ۳۲ میں کیا گیا ہے۔

حضرت سلیمانؑ کی دعوت

● حضرت سلیمانؑ کا شکر:

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۗ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾

کہا! اس شخص نے جس کے پاس تھا علم کتاب کا، کہ میں لے آتا ہوں وہ تخت آپ کے پاس اس سے پہلے کہ جھپکے آپ کی (پلک)، چنانچہ جب دیکھا (سلیمانؑ نے) اس تخت کو رکھا ہوا اپنے پاس، تو پکار اٹھے، یہ فضل ہے میرے رب کا، یہ اس لئے ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ شکر کرتا ہے، اپنے ہی (فائدے کے) لئے اور جو کوئی کفر کرتا ہے تو میرا رب بے نیاز اور نہایت کرم کرنے والا ہے۔ (سورہ نمل: ۴۰)

● حضرت سلیمانؑ کی دعوت ملکہ سبا کو:

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾

تو (سلیمانؑ) مسکراتے ہوئے ہنس پڑے، اس کی بات پر اور کہنے لگے ! اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کرتا رہوں، تیرے ان احسانات کا، وہ جو تو نے انعام کئے مجھ پر اور میرے والدین پر اور یہ کہ میں عمل کروں نیک، کہ تو اسے پسند کرے اور تو مجھے داخل کر اپنی رحمت کے ساتھ، اپنے صالح بندوں میں"۔ (سورہ نمل:۱۹)

حضرت ایوبؑ کی مختصر سیرت کا ذکر

● قرآن میں حضرت ایوبؑ کا ذکر چار سورتوں میں کیا گیا ہے جیسے سورہ نساء آیت نمبر ۱۶۳ میں اور سورہ انعام آیت نمبر ۸۴ میں کیا گیا ہے۔

● حضرت ایوبؑ کو شدید مرض لاحق ہو گیا تھا جس کا تفصیل سے قرآن میں ذکر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾

اور پکڑ واپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا (جھاڑو کی طرح) اور مارو اس سے (اپنی بیوی کو) اور اپنی قسم نہ توڑو، بلاشبہ ہم نے پایا اس کو صبر کرنے والا بہترین بندہ اور یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔ (سورہ ص:۴۴)

حضرت یونسؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں

حضرت یونسؑ کی سیرت کے چند اہم باتیں درج ذیل ہیں:

● حضرت یونسؑ کا ذکر قرآن میں چھ سورتوں میں کیا گیا ہے۔ (سورہ نساء، سورہ

حضرت آدمؑ سے محمد ﷺ تک کی دعوتی حکمتیں اور نصیحتیں

الصافات، سورہ انبیاء، سورہ القلم)۔

● انہیں ذوالنون اور صاحب الموت بھی کہا گیا ہے۔

● آپ کا دعوت کا مقام عراق کے نینوا میں تھا آبادی تقریباً ایک لاکھ کی تھی وہیں آخر تک رہے اور انتقال کے بعد وہیں دفن بھی ہوئے۔

● یہی ایک قوم ہے جس نے عذاب آنے سے قبل ایمان قبول کر لیا تھا۔

● عذاب اور معافی کے سلسلہ میں عوام وخواص سے اللہ کا معاملہ الگ ہوتا ہے۔

● ان کی سیرت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر قوم توبہ کر لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب کو دور فرما دیتے ہیں۔

حضرت ذوالکفلؑ کا مختصر ذکر

● قرآن مجید میں ذوالکفل کا ذکر دو سورتوں میں سورہ انبیاء اور سورہ ص میں کیا گیا ہے۔

● ذوالکفل بنی اسرائیل میں سے تھے۔

حضرت عزیرؑ کا مختصر ذکر

● حضرت عزیرؑ کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک جگہ سورہ توبہ میں کیا گیا ہے۔

حضرت زکریاؑ کا مختصر ذکر

● قرآن میں حضرت زکریاؑ کا ذکر چار سورتوں میں جیسے سورہ آل عمران، انعام، مریم، اور انبیاء میں کیا گیا ہے۔

● حضرت زکریاؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

● حضرت زکریاؑ سے خاندان میں عمران بن ناشی اور اس کی بیوی حنہ دو نیک نفس تھے لیکن لاولد تھے حنہ کی دعا سے ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مریم رکھا اسے

’’ہیکل‘‘ کی نذر کردی مریم کی کفالت میں اختلاف ہوا تو قرعہ کے ذریعہ حضرت زکریاؑ کا نام آیا جوان کے خالو تھے۔

- حضرت زکریاؑ کے کوئی اولاد نہیں تھی۔

حضرت یحییٰؑ کا مختصر ذکر

- حضرت یحییٰ کا بھی ذکر قرآن میں انہیں سورتوں میں آیا ہے جن میں حضرت زکریاؑ کا آیا ہے۔
- حضرت یحییٰؑ عیسیٰؑ سے چھ ماہ بڑے تھے انہوں نے شادی بھی کی تھی۔
- انہوں نے توحید کی دعوت کے ساتھ نماز ، روزہ ، صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

❁❁❁

حضرت عیسیٰؑ کی سیرت دعوتی پس منظر میں

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو انجیل عطا کی تھی اور حضرت مسیحؑ کی بعثت سے پہلے یہود کی اعتقادی اور عملی گمراہیاں اگر چہ بے شمار حد تک پہنچ چکی تھیں اور حضرت مسیحؑ نے مبعوث ہو کر ان سب کی اصلاح کے لئے قدم اٹھایا، تاہم چند اہم بنیادی باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل اصلاح تھیں جن کی اصلاح کے لئے حضرت مسیحؑ بہت زیادہ سرگرم عمل رہے۔

۱۔ یہود کی ایک جماعت کہتی تھی کہ انسان کے اعمال نیک و بد کی سزا اسی دنیا میں ہی مل جاتی ہے باقی آخرت میں جزا وسزا حشر ونشر یہ سب باتیں غلط ہیں یہ ’’صدوقی‘‘ تھے۔

۲۔ دوسری جماعت اگر چہ ان تمام چیزوں کو حق سمجھتی تھی مگر ساتھ ہی یہ یقین رکھتی تھی کہ وصول الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ لذات دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش ہو کر ’’زہادت‘‘ کی زندگی اختیار کی جائے چنانچہ وہ بستیوں سے الگ خانقاہوں اور جھونپڑیوں میں رہنا پسند کرتے تھے مگر یہ جماعت حضرت مسیحؑ کی بعثت سے کچھ پہلے اپنی حیثیت بھی کھو چکی تھی اور اب ترک دنیا کے پردہ میں دنیا کی ہر قسم کی گندگی میں آلودہ نظر آتی تھی ظاہری رسم ورواج زاہدوں کا سا ہوتا مگر خلوت کدوں میں وہ سب کچھ ہوتا جن سے باہر پرہیز کرتے تھے یہ ’’فریسی‘‘ کہلاتے تھے۔

۳۔ تیسری جماعت مذہبی رسوم اور خدمت ہیکل سے متعلق تھی لیکن ان کا بھی یہ حال تھا کہ جن رسوم اور خدمات کو اللہ کے لئے کرنا چاہئے تھا اور جن اعمال کے نیک نتائج خلوص پر مبنی تھے ان کو تجارتی کاروبار بنالیا گیا تھا اور جب تک ہر ایک رسم اور خدمت ہیکل پر بھینٹ اور نذر نہ لے لیں قدم نہ اٹھاتے حتی کہ اس مقدس کاروبار کے لئے انہوں نے توریت کے احکام تک میں تحریف کردی تھی یہ ’’کاہن‘‘ کہلاتے تھے۔

۴۔ چوتھی جماعت ان سب پر حاوی اور مذہب کی اجارہ دار تھی، اس جماعت

نے عوام میں آہستہ آہستہ یہ عقیدہ پیدا کر دیا تھا کہ مذہب اور دین کے اصول و اعتقادات کچھ نہیں ہیں مگر ''وہ'' جن پر حکم صادر کر دیں، ان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیں، احکام دین میں اضافہ یا کمی کر دیں، جس کو چاہیں جنت کا پروانہ لکھ دیں اور جس کو چاہیں جہنم کی سند تحریر کر دیں۔ اللہ کے یہاں ان کا فیصلہ اٹل ہوتا تھا۔ غرض بنی اسرائیل کے ''ارباب'' ''من دون اللہ'' بنے ہوئے تھے اور توریت کی لفظی اور معنوی ہر قسم کی تحریف میں اس درجہ جری تھے کہ اس کو دنیا طلبی کا مستقل سرمایہ بنا لیا تھا اور عوام وخواص کی خوشنودی کے لئے ٹھہرائی ہوئی قیمت پر احکام دین کو بدل ڈالنا ان کا مشغلہ دینی تھا'' یہ احبار'' یا ''فقیہ'' تھے۔

یہ تھیں وہ جماعتیں اور یہ تھے ان کے عقائد و اعمال جن کے درمیان حضرت مسیح مبعوث ہوئے اور جن کی اصلاح حال کے لئے ان کی بعثت ہوئی انہوں نے ہر ایک جماعت کے فاسد عقائد و اعمال کا جائزہ لیا، رحم وشفقت کے ساتھ ان کے عیوب ونقائص پر نکتہ چینی کی، ان کو اصلاح حال کے لئے ترغیب دی اور ان کے عقائد و افکار اور ان کے اعمال و کردار کی نجاستوں کو دور کر کے ان کا رشتہ خالق کائنات اور ذات واحد کے ساتھ دوبارہ قائم کرنے کی سعی کی مگر ان بدبختوں نے اپنے اعمال سیاہ کی اصلاح سے یکسر انکار کر دیا اور نہ صرف یہ بلکہ ان کو ''مسیح ضلالت'' کہہ کر ان کی دعوت حق وارشاد کے دشمن اور ان کے خلاف سازشیں کر کے ان کی جان کے در پے ہو گئے۔

اناجیل اربعہ

حضرت مسیح پر جو انجیل نازل ہوئی تھی اس کے متعلق تمام اہل علم کا جن میں خود نصاریٰ بھی شامل ہیں اتفاق ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی حضرت مسیح پر نازل شدہ انجیل نہیں ہے بلکہ یونانی اور اس سے منقول دوسری زبانوں کے تراجم ہیں جو تبدیلی وتغیر اور نقص و ازدکا برابر شکار ہوتے رہے ہیں اور صرف یہی نہیں کہ یہ اناجیل اربعہ انجیل مسیحؑ

نہیں ہیں بلکہ کسی علمی تاریخی اور مذہبی سند سے ان کا شاگردان مسیحؑ کی تصنیف ہونا بھی ثابت نہیں ہے بلکہ بعد کے مصنفین کی تصانیف ہیں البتہ ان تراجم میں مواعظ ونصائح اور مقامات حکمت کے سلسلہ میں ایک حصہ ایسا ضرور رہے جو حضرت مسیحؑ کے ارشاد عالیہ سے ماخوذ ہے اس لئے نقل میں کہیں کہیں اصل کی جھلک نظر آجاتی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی سیرت سے متعلق نصیحتیں

● حضرت عیسیٰؑ کے قصے سے ہمیں نیک اولاد کے حصول کے لئے دعا کرنے کی ترغیب ملتی ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

''اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما'' (آل عمران:۳۸)

اللہ کے دین کی نصرت وحمایت

● حضرت عیسیٰؑ کے قصے سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ جب کبھی اللہ کے دین اور اہل دین پر مشکل وقت آجائے تو اہل ایمان کو مدد وتائید کے لیے پکارا جا سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو دشمنوں سے خطرہ محسوس ہوا تو آپ نے اہل ایمان کو مدد تعاون کے لیے بلاتے ہوئے کہا:

مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ

''اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری مدد کرنے والا کون ہے؟'' (آل عمران ۵۲)

● اہل ایمان آپ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوئے اور کہنے لگے:

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾

''ہم اللہ تعالیٰ کی راہ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیئے کہ ہم اطاعت گزار ہیں''۔ (آل عمران:۵۲)

مسلمانوں کی مدد، ان کی حمایت اور مشکل وقت میں ان کا ساتھ دینے کا حکم دیتے ہوئے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص

''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو''۔ (المائدہ:۲)

نبی آخرالزمان کے متعلق بشارت

حضرت عیسیٰؑ کے قصے سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری ملتی ہے اور حضرت عیسیٰؑ نے دعوت حق کے دوران میں قوم کو آخرالزماں پیغمبر کی بشارت دے دی تھی۔ اس طرح حضرت عیسیٰؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عظیم مبشر بنے جبکہ جدالانبیاء حضرت ابراہیمؑ، آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دعا کرنے والے ہیں:

قرآن مجید نے حضرت عیسیٰؑ کی خوشخبری کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

● وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط

''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہا: اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے''۔ (الصّف:٦)

انجیل یوحنا میں یہ بشارت ان الفاظ میں مذکور ہے: ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (باب ١٦، فقرہ:٧)

چنانچہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''میں اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت کا مصداق ہوں''۔

(تفصیل کے لیے دیکھیں، تفسیر سورۃ الصّف، آیت:٦)

حضرت عیسیٰؑ کے معجزات

اللہ تعالیٰ اپنے انبیائے کرام کی صداقت و امانت کو منوانے اور ان کی برتری کو نمایاں کرنے کے لئے حالات کے مطابق انہیں معجزات سے نوازتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں جادوگروں کا زور تھا تو آپ کو ایسا معجزہ دیا گیا جس کے سامنے تمام جادوگر عاجز آ گئے اور بالآخر ایمان لے آئے۔ نبی آخرالزماں کے امتی فصاحت و بلاغت کے ماہر تھے تو آپ کو فصیح و بلیغ قرآن عطا فرمایا گیا جس سے تمام فصحاء، بلغاء، ادباء اور شعراء عاجز آ گئے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے دور میں علم طب عروج پر تھا، لہٰذا آپ کو معجزات دیے گئے اور ان سے تمام ماہرین طب لاجواب ہو گئے اور آپ کی صداقت اور بالادستی ثابت ہو گئی۔ آپ کو عطا ہونے والے معجزات کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے''۔

● وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿٤٩﴾

''اور وہ نبی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں۔ میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی سی شکل بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے

گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لیے
بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان دار ہو۔ (آل عمران:۴۹)

یہود کی بداعمالیاں اور سازشیں

یہود ایک ایسی بدکردار قوم ہے جس کی تاریخ حق کی مخالفت، اہل حق کو تکالیف پہنچانے اور انہیں قتل کرنے سے بھری پڑی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے قصے میں ان کی بداعمالیوں اور سازشیں مزید نکھر کر سامنے آتی ہیں اور تاریخ کا سیاہ باب بن جاتی ہیں۔ یہ لوگ پہلے حضرت موسیٰؑ کو سچا جاننے کے باوجود اذیتیں دیتے رہے اور بعض جسمانی عیوب ان کی طرف منسوب کر کے انہیں تکلیف پہنچاتے رہے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے بھی بدترین مخالف ہو گئے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کی دعوت حق اور آپ کے معجزات کا کوئی جواب ان کے پاس نہ تھا۔ انہوں نے اپنی جھوٹی دینی اجارہ داری کو برقرار رکھنے کے لئے آپ کی دشمنی اور عداوت کی زور اختیار کی۔ حاکم وقت کے کان آپ کے خلاف بھر دئے تو وہ آپ کو سولی دینے پر راضی ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بحفاظت آسمانوں پر اٹھا لیا اور یہ مکار لوگ آپ کے ایک ہم شکل کو سولی دے کر خوشیاں مناتے رہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی مدد و تائید فرما کر اپنی سنت کا اتمام کیا کہ وہ ہمیشہ اپنے ماننے والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے:

● حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے یہ درس ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس اگر کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ فرماتا ہے تو کہتا ہے (کُنْ) "ہو جا"، "فَیَکُوْنُ"، "تو وہ اسی وقت ہو جاتی ہے" (یٰس:۸۳)

اس ذات باری تعالیٰ نے جس طرح حضرت آدمؑ کو بغیر والدین کے اور حضرت حواؑ کو بغیر ماں کے پیدا فرمایا، اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کو اپنی کمال قدرت سے بغیر باپ کے

پیدا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال ہو بہو آدم کی مثال ہے جسے مٹی سے پیدا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا! پس وہ ہو گیا" (آل عمران:۵۹) اس طرح آپ کی پیدائش اہل ایمان کے لیے عظیم الشان نشانی ہے۔

نزول حضرت عیسیٰؑ:

● حضرت عیسیٰؑ کے قصے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قرب قیامت تشریف لائیں گے، اور زمین پر دین اسلام کا بول بالا کریں گے، صلیب توڑ دیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ کفار سے جہاد کریں گے۔ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ٹھیک بصورت دیگر انہیں یہ تیغ کر دیں گے، لہٰذا ارشادات نبویہ ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاتھوں بکثرت یہود و نصاریٰ قتل ہوں گے۔ آپ کے جہاد اور تبلیغ سے زمین پر وسیع و عریض فساد کے بعد امن و امان قائم ہو جائے گا۔ آپ اپنی طبعی عمر پوری فرمائیں گے اور اس کے بعد قیامت برپا ہو جائے گی۔ آپ کے نزول کا اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک میں ہے:

عیسائیوں کے باطل عقائد کا رد:

حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت تامہ سے کلمہ "کن" کہہ کر پیدا فرمایا۔ آپ کی اس معجزانہ ولادت کی وجہ سے عیسائیوں میں مختلف باطل عقائد و نظریات رواج پا گئے ہیں۔ کچھ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بذات خود الٰہ قرار دے دیا تو کچھ نے آپ کی والدہ ماجدہ کو ملا کر تین معبودوں کا عقیدہ اپنا لیا جسے وہ اقانیم ثلاثہ کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے قصے سے ان باطل عقائد کا رد ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کے قائلین کو درج ذیل جواب دیا گیا:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

''یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم اور اس کی والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر کچھ اختیار رکھتا ہو؟ آسمان و زمین اور دونوں کے درمیان ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے (المائدہ:۱۷)

مسلمانوں کا دوست کون عیسائی یا یہود؟

حضرت عیسیٰؑ کے قصے سے جہاں عیسائیوں کے باطل عقائد و نظریات کا رد ہوتا ہے وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیسائیت، دیگر ادیان کی نسبت اسلام کے ساتھ قریبی اور محبت کا تعلق رکھتی ہے جبکہ یہودی مسلمانوں کے بدترین اور سخت ترین دشمن ہیں۔ موجودہ دور کے حالات و واقعات مؤخر الذکر پر عینی گواہ ہیں:

● لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

''یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے اور ایمان والوں سے سب سے زیادہ دوستی کے

قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان میں دانش منداور گوشہ نشین ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے''۔ (المائدہ:۸۲)

یہودیوں کی اسلام دشمنی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔ عناد، اعراض، غرور، تکبر، انبیائے کرام کا قتل اور ان کی تکذیب اس قوم کا شعار رہا ہے۔ نبی ﷺ کے خلاف قتل کی سازشیں ان کے مذموم کردار کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

قدیم اور جدید دور کے مشرکین، خواہ وہ ہنود ہوں یا بدھ مت کے پیروکار یا بے دین مظاہر پرست سب کی کھلی اسلام دشمنی سب کے سامنے ہے۔ عیسائیوں کا جو وصف قرآن مجید نے مندرجہ بالا آیات میں بیان کیا ہے وہ یہود کے مقابلے میں ہے، یعنی عیسائی یہود کی نسبت مسلمانوں کے کچھ قریب ہیں مگر اسلام دشمنی میں دونوں ہی پیش پیش ہیں۔ حالیہ صلیب و ہلال کی جنگیں یہود و نصاریٰ کے گٹھ جوڑ اور ان کی اسلام سے عداوت و دشمنی کا کھلا ثبوت ہیں۔ اسی لیے اسلام نے کفار و مشرکین سے دوستی سے منع کیا ہے، خواہ وہ یہود و ہنود ہوں یا عیسائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

● يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ (النساء ۱۴۴)

''اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ''۔

قدرت باری تعالیٰ کا انوکھا اظہار

کائنات کا ذرہ ذرہ باری تعالیٰ کی قدرت و عظمت کی گواہی دے رہا ہے۔ بلند و بالا آسمان اور اس میں جگ مگ کرتے چاند ستارے، وسیع و عریض سمندر اور پہاڑوں جیسی ابھرتی ہوئی لہریں، سرسبز و شاداب، پھلوں، سبزیوں، پودوں، انسانوں اور رنگارنگ مخلوقات سے بھرا ہوا کرۂ ارض اور راز و اسرار سے بھرپور خلا اور سیارے، قدرت کاملہ کی کرشمہ سازیوں کے

منہ بولتے ثبوت ہیں۔ مالک ارض وسما کی عظمت وقدرت ہر چیز سے عیاں ہے لیکن وہ مالک اپنی کمال قدرت کا اظہار، بعض دفعہ، انوکھے اور منفرد انداز سے بھی کرتا ہے۔

حضرت مریمؑ نے مولود بچے کو لے کر قوم کے پاس تشریف لاتی ہیں تو قوم کو حیرت واستعجاب کے علاوہ آپ پر گناہ کی تہمت کا خدشہ بھی تھا۔ اس وقت ان خدشات کا ازالہ نو مولود بچے کی زبانی کرانا، مالک دوجہاں کی کمال قدرت کا شاندار مظاہرہ تھا جسے عقل انسانی محال سمجھتی تھی مگر پھر اس قدرت کا مظاہرہ چشم فلک نے بھی دیکھا اور محال و ناممکن خیال کرنے والے کمزور ونا تواں انسانوں نے بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وعظمت کے اس اندازِ اظہار کو کئی دوسرے مواقع پر واضح کیا ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ، عابد جریج کی گواہی دینے والا بچہ اور بنی اسرائیل کا ایک بچہ''۔

(صحیح البخاری احادیث الانبیاء، حدیث: ۳۴۳۶ و صحیح مسلم، البر والصلۃ حدیث: ۲۵۵۰)

اس طرح حضرت عیسیٰؑ جس کو اللہ نے بغیر باپ کے پیدا کیا اور اپنی دعوت میں کامیاب رہے۔

اصحاب قریہ واصحاب یٰسین

● انہیں واقعہ اصحاب یسن اور واقعہ اصحاب قریہ کہتے ہیں۔

● یہ شام میں تھے۔

حضرت لقمانؒ

● حضرت لقمان کا ذکر قرآن مجید کی سورہ لقمان میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔

● ان کی بہت سی نصیحتوں کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے جس میں حسن اخلاق، اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا وغیرہ ہیں جس کی دعوت دیتے تھے۔

● یہ نبی نہیں بلکہ ولی تھے۔

اصحاب سبت

اس قوم میں سور اور بندر کا عذاب آیا تھا۔ یعنی لوگوں کی صورتیں سُور اور بندر جیسی ہوگئی تھی یعنی اس قوم میں نوجوان بندر کی شکل میں اور بوڑھے خنزیر کی شکل میں بنادئے گئے تھے۔

اصحاب الرس

اصحاب الرس کے معنی پرانے کنویں کے ہیں ان کا ذکر قرآن مجید کی سورہ فرقان اور سورہ ق میں کیا گیا ہے۔

ذوالقرنین

سکندر اعظم کو ذوالقرنین کہا گیا ہے یہ حضرت ابراہیمؑ کا معاصر بادشاہ تھا جس کا ذکر سورہ کہف آیت نمبر ۸۳ میں کیا گیا ہے۔

اصحاب الکہف والرقیم

رقیم کے معنی تردد کے ہیں ان کا ذکر سورہ کہف میں کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے۔

شرک کے مقابلے میں توحید کا اعلان

● نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝۱۳ وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝۱۴ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۝۱۵ (سورہ کہف: ۱۳۔۱۵)

ہم بیان کرتے ہیں آپ کو ان کا قصہ بالکل سچ، بیشک وہ چند نوجوان تھے، وہ ایمان لائے تھے اپنے رب کے ساتھ اور ہم نے ان کو زیادہ

کیا تھا ہدایت میں،۔اور ہم نے مضبوط کر دیا تھا ان کے دلوں کو جب وہ کھڑے ہوئے،تو انہوں نے کہا تھا، کہ ہمارا رب تو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا، ہرگز نہیں ہم پکاریں گے۔سوائے اس کے کسی دوسرے معبود کو، یقینا ہم نے کہی اس وقت ظلم وزیادتی والی بات۔یہ ہماری قوم، انہوں نے بنالئے ہیں اس (اللہ) کے سوا بہت سے معبود، کیوں نہیں لاتے وہ، ان (کی عبادت) پر کوئی واضح دلیل، سوکون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ"۔

ناشکری پر نعمت چھن جاتی ہے

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور بیان کی اللہ نے مثال ایک بستی کی، کہ تھی وہ امن والی اور اطمنان والی، آتا تھا ان کے پاس اُن کا رزق فراوانی کے ساتھ ہر جگہ سے، پھر ناشکری کی ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی، تو چکھایا انہیں اللہ نے لباس (یعنی عذاب) بھوک کا اور خوف کا، بسبب ان (کرتوتوں) کے جو تھے وہ کرتے۔ (سورہ نحل:۱۱۲)

❁❁❁

رسول کریم ﷺ کی مختصر سیرت دعوتی پس منظر میں

● **حضرت رسول پاک ﷺ کو تمام انسانوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے:**

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ (سبا:۲۸)

"اور نہیں ہم نے بھیجا آپ کو، مگر تمام انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔

● رسول کریمؐ کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ (سورہ انبیاء)

● **آپ ﷺ پورے عالم کے لئے رہنما ہیں:**

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ (سورہ انعام:۹۰)

"مگر نصیحت جہان والوں کے لئے"

● آپ ﷺ پورے عالم کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ (سورہ ص:۸۷)

● رسول کریم ﷺ کو داعی اللہ کی طرف سے بنا کر بھیجا گیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

(سورہ احزاب:۴۵،۴۶)

● آپ ﷺ پورے عالم کے لئے بھیجے گئے:

اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١٠٤﴾ (سورہ یوسف: ۱۰۴)

''نہیں ہے یہ (قرآن) مگر ایک نصیحت سارے جہاں والوں کے لئے''۔

● رسول اللہ ﷺ کو غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے درمیان بھیجا گیا:

هُوَ الَّذِيۡ بَعَثَ فِي الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٢﴾ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿٣﴾ (سورہ جمعہ: ۲، ۳)

''وہی ہے جس نے بھیجا امیوں (ان پڑھوں) میں ایک رسول، خود انہی میں سے، وہ تلاوت کرتا ہے اُن پر اس کی آیات اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں تعلیم دیتا ہے کتاب وحکمت (دانائی) کی اور یقیناً وہ تھے اس سے پہلے کھلی گمراہی میں۔ اور (آپ کو بھیجا) ان کے علاوہ (دوسرے لوگوں میں بھی) انہیں میں سے کہ ابھی تک نہیں وہ ملے ان کے ساتھ اور وہ زبردست، خوب حکمت والا ہے''

مکی دور کے ۱۳ سال

رسول کریم ﷺ کی دعوتی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ایک مکی دور اور دوسرا مدنی دور۔ جس میں مکی دور کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جس میں پہلا مرحلہ خفیہ دعوت کا دوسرا اعلانیہ دعوت کا تیسرا خارجی دعوتی سرگرمیوں کا دور۔

(۱) پہلا مرحلہ۔ شروع میں خفیہ دعوت ۳ سال یعنی پہلی نبوی سے ۳ نبوی تک (قریبی لوگوں میں بیوی حضرت خدیجہؓ وغلام حضرت زیدؓ وحضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ)۔

(۲) دوسرا مرحلہ۔ چوتھی نبوی سے ۱۰ نبوی تک اعلانیہ دعوت ۶ سال اپنے علاقہ یا ملک والوں کو دعوت جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

● وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ ﴿٢١٤﴾ (سورہ الشعراء: ۲۱۴)

''اور آپ ڈرائیں اپنے قبیلے یعنی اپنے قریبی لوگوں کو''

(۳) تیسرا مرحلہ۔ ۱۰ ویں نبوی سے ہجرت تک اعلانیہ طور پر ۳ سال دعوت مکہ کے باہر کا دورہ اور طائف کا سفر۔

● هُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿٣٣﴾ (سورہ توبہ: ۳۳)

''وہ (ذات) جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ، تاکہ غالب کرے اس کو تمام ادیان پر اور اگرچہ کتنا ہی ناگوار ہو مشرکوں کو''

آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے جو زندگی گزاری، اس کو مکی زندگی کہا جاتا ہے مکی زندگی کا زمانہ بڑا ہی صبر آزما ہے جس زمانہ میں آپ ﷺ کا اور آپ کے خاندان کے لوگوں اک بائیکاٹ کیا گیا تھا اور آپ ﷺ اپنے خاندان کے ساتھ ابوطالب کی گھاٹی میں پناہ گزیں تھے، تقریباً تین سال کا عرصہ اسی کشمکش میں گزرا ہے، اس عرصہ میں جب بھی حرمت والے مہینے آتے تھے تو بائیکاٹ والی پابندی ختم ہو جاتی تھی، سال کے ان چار مہینوں میں آپ ﷺ اور خاندان والوں کو کچھ سکون ملتا تو ان چار مہینوں میں خاندان کے سارے لوگ قربانی کے جانوروں کے گوشت جمع کرتے تاکہ ان کو سکھا کر رکھ لیں اور دوسرے دنوں میں کھا سکیں مگر آپ ﷺ ان چار مہینوں کو اسلام کی اشاعت کے لئے سنہریٰ موقع تصور فرماتے اور مختلف قبیلوں کی قیام گاہوں کی طرف نکل جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت پہنچاتے اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دین کی فکر کس قدر تھی۔

(۴) **گیارہویں نبوی میں** قبیلۂ خزرج کے ۶ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت دی جن کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ ابواُمامہ اسعد بن زرارہ (یہ قبیلۂ بنی النجار میں سے تھے۔ اس قبیلہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری تھی)۔

۲۔ عوف بن الحارث بن رفاعہ (ابن عفراء) (قبیلۂ بنی نجار)۔

۳۔ رافع بن مالک بن عجلان (قبیلۂ زریق) (رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو قرآن مجید جس وقت نازل ہوا تھا، لکھا ہوا عطا فرمایا)۔

۴۔ قطبۃ بن عامر بن حدیدۃ (قبیلۂ بنی سلمہ)۔

۵۔ عقبہ بن عامر بن نابی (قبیلۂ بنی حرام بن کعب)۔

۶۔ جابر بن عبداللہ بن رئاب (قبیلۂ بنی عبید بن عدی)۔

(۵) بارہویں نبوی کو بیعت عقبہ اولیٰ میں موسم حج میں انصار کے ۱۲/افراد آئے اور عقبہ کے پاس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔ اس بیعت کو اصطلاحاً 'بیعتہ النساء' بھی کہتے ہیں۔

نبوت کے گیارہویں سال موسم حج میں جو لوگ آئے تھے ان میں سے حضرت جابر بن عبداللہ کے علاوہ سب ہی اس دوسرے سال (یعنی نبوت کے بارہویں سال) بھی آئے۔ مزید جو افراد آئے تھے ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ معاذ بن الحارث بن رفاعہ (قبیلۂ بنی النجار) خزرج

۲۔ عویمر بن مالک بن الاوس

۳۔ ذکوان بن عبدالقیس (یہ مکہ ہی میں رہے (قبیلۂ بنی زریق)

۴۔ عبادہ بن الصامت (قبیلۂ بنی غنم) (خزرج)

۵۔ یزید بن ثعلبہ (قبیلۂ بنی غنم کے حلیف) خزرج

۶۔ ابوالہیثم بن التیہان (قبیلہ بنی عبدالاشہل) یہ اوس کے تھے۔

مدینہ میں اسلام کے پہلے مبلغ

● ۱۲ ویں نبوی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ روانہ کیا۔ وہ مدینہ پہنچ کر حضرت اسعد بن زرارہؓ کے مکان میں مقیم ہوئے اور اسی مکان کو تبلیغی مرکز بنایا۔

بیعتِ عقبہ اولیٰ کا اقرار نامہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل باتوں کا اقرار کروایا تھا۔

۱۔ ہم خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں بنائیں گے۔

۲۔ چوری اور زنا کاری کے قریب نہ جائیں گے۔

۳۔ اپنی لڑکیوں کو قتل نہیں کریں گے۔

۴۔ تہمت نہیں لگائیں گے۔

۵۔ کسی کی چغلی نہیں کھائیں گے۔

۶۔ ہر اچھی بات میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔

نبوت کے ۱۳ ویں سال بیعتِ عقبہ ثانیہ

نبوت کے تیرہویں سال موسم حج میں قبیلۂ اوس اور قبیلۂ خزرج کے ۷۲ مرد اور ۲ عورتیں مکہ مکرمہ آئے۔ اور عقبہ کی گھاٹی میں بیعت کی۔ اس بیعت کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۲/نقیب مقرر کیے۔ قبیلہ خزرج سے نو اور قبیلہ اوس سے تین۔ مذکورہ بارہ آدمیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ذمہ دار تھے اسی طرح میں تم کو تمہاری قوم کی تعلیم کا ذمہ دار بناتا ہوں اور میں تم سب کا ذمہ دار ہوں۔ اسی میں سے اسعد بن زرارہ تھے جن کی کنیت ابوامامہ تھی۔ انصار میں سب سے پہلے اسلام لائے۔

انھوں نے ہی سب سے پہلے مدینہ میں جمعہ پڑھایا۔آپ کا انتقال غزوۂ بدر سے پہلے ہوا۔

بیعت عقبہ ثانیہ میں بیعت کرنے والی خواتین

۱۔ام عمارۃ نسیبۃ بن کعب المازنیۃ

۲۔اسماء بنت عمرو بن عدی

مدینہ منورہ کا سفر

دارالندوۃ میں سرداران قریش کی خفیہ میٹنگ ہوئی اور یہ طے پایا کہ ہر قبیلہ سے ایک عالی نسب نوجوان منتخب کیا جائے۔وہ رات کے وقت آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیں۔اور جب آپ ﷺ باہر تشریف لائیں سب مل کر ایک ساتھ آپ ﷺ پر حملہ کر دیں۔اس ترکیب سے خوں بہا سارے قبیلوں میں تقسیم ہوجائے گا۔ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔لیکن اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان کفار و مشرکین کے ناپاک عزائم سے محفوظ و مامون مدینہ منورہ پہونچا دیا۔

۱۔حضرت محمد ﷺ ۲۷ رصفر ۱۴ نبوت مطابق ۱۲۔ ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء کی درمیانی رات حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف پچھلے دروازے سے طلوع فجر سے قبل روانہ ہوگئے۔اور غار ثور میں جمعہ، سنیچر اور اتوار کی راتیں چھپ کر گزاریں۔

۲۔عامر بن فہیرہ الراعی۔یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام تھا۔

۳۔عبداللہ بن اریقط لیثی۔(یہ راہ بتاتا تھا، حالانکہ اس وقت حالتِ کفر میں تھا)۔

۴۔اسماء بنت ابی بکر ذات النطاقین (ان کو ذات النطاقین کہنے کی وجہ یہ بنی کہ وہ زادِ سفر لے کر آئیں مگر اس میں لٹکانے والا بندھن لگانا بھول گئیں۔جب روانگی کا وقت آیا اور انہوں نے دیکھا کہ لٹکانے والا بندھن ہی نہیں ہے تو انہوں نے اپنا کمر بند کھولا اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک میں توشہ لٹکا دیا اور دوسرا کمر میں باندھ لیا)۔

۵۔عبداللہ بن ابی بکر صدیق، یہ مکہ کی خبریں آپ ﷺ تک پہونچایا کرتے تھے۔

۶۔رسول کریم ﷺ نے غار ثور میں تین دنوں تک قیام کیا۔

۷۔ام معبد خزاعیہ کے خیمے سے آپ لوگوں کا گزر ہوا جو ہر آنے جانے والوں کو دودھ پلایا کرتی تھیں۔اتفاقاً اس وقت ان کے پاس ایک کمزور دودھ نہ دینے والی بکری تھی۔لیکن آپ ﷺ کے دوہنے سے اس بکری میں اتنی برکت ہوئی کہ خود بھی پیا اور بہت زیادہ دودھ ام معبد کے گھر رکھ کر چلے گئے۔

۸۔سراقہ بن مالک بن جعشم البارقی۔آپ لوگوں کی تلاش میں نکلا تھا، تاکہ اپنی قوم سے انعام واکرام حاصل کر سکے، مگر اس نے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے معجزہ صادر ہوتے دیکھا تو اپنے لیے پروانۂ امن لکھوالیا۔اسی کو رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے کنگن کی بشارت دی۔

۸ ربیع الاول بروز دوشنبہ ۱۴ بعثت نبوی (یہی ہجرت کا پہلا سال ہے) مطابق ۲۳ رستمبر ۶۲۲ء عیسوی کو رسول اللہ ﷺ مقام قبا پہونچے اور وہاں چار روز (دوشنبہ، منگل، بدھ اور جمعرات) قیام فرمایا۔

بروز جمعہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب کوچ کیا اور نماز جمعہ بنی سالم بن عوف میں ادا کی اور جمعہ کے بعد مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

ہجرت کے سفر میں دعوت

ہجرت کا سفر کس قدر نازک تھا تاریخ سے باخبر اور ہجرت کے وقت کے نازک حالات سے واقف ہر شخص جانتا ہے کہ اس وقت سب سے بڑا کام اپنی جان بچانا اور مکہ کے ان دشمنوں کے چنگل سے نکل کر کہیں اور چلا جانا تھا، صحابۂ کرامؓ ایک ایک کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے، آپ ﷺ نے بھی انتہائی نازک حالات میں ہجرت کا یہ مبارک سفر فرمایا مگر دین کی دعوت کا جذبہ اور انسانیت کو راہِ راست پر لانے کی فکر ایسے نازک لمحات میں بھی

اس قدر ہے کہ دوران ہجرت بھی آپ ﷺ اسلام کی دعوت دیتے ہوئے جارہے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ غمیم نامی مقام پر پہنچے تو بریدہ بن حصیب سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے انہیں دین کی دعوت دی جس کے نتیجہ میں وہ خود بھی مسلمان ہوئے اور ان کا قبیلہ بھی مسلمان ہوگیا جس میں اسی (۸۰) گھر موجود تھے۔ رکوبہ نامی کھاٹی پر آپ ﷺ کی ملاقات دو آدمیوں سے ہوتی ہے آپ ﷺ ان کے سامنے دین اسلام کی بات رکھتے ہیں اور ان کا نام پوچھتے ہیں۔ وہ دونوں یہ کہتے ہیں یعنی دو ذلیل آدمی آپ ﷺ نے ان دونوں کو چونکہ دعوت دین دی اور انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا:

بل انتما مکرمان تم دونوں ذلیل نہیں بلکہ تم دونوں باعزت آدمی ہو، ہجرت کے وقت کے نازک حالات سے کون واقف نہیں مکہ والوں نے آپ ﷺ کی گرفتاری پر کس قدر انعامات کا اعلان کیا تھا اور کتنے لوگوں نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا تھا مگر آپ ﷺ نے ان تمام نازک ترین حالات کے باوجود (دین اسلام کی دعوت کا یہ کام سفر کی حالت میں بھی فرمایا)۔

آپ ﷺ نے صحابہؓ کے اندر جہاد کی ہمت و جرأت ضرور پیدا کی تھی لیکن جہاد سے زیادہ دعوت دین کا جذبہ ان کے دلوں میں پیدا فرمایا تھا، صحابہ اکرام کا مزاج ہی آپ ﷺ نے یوں بنا دیا تھا کہ ان صحابہ کو تیر و تلوار سے کسی کافر کی گردن الگ کرنے سے زیادہ خوشی اس بات پر ہوتی تھی کہ کوئی کافر اسلام کے دائرہ میں داخل ہوجائے۔

❁❁❁

عہد مدنی میں رسول کریم ﷺ کا دعوتی اسلوب

قباء میں قیام اور مسجد کی تعمیر

قباء میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں دوشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۴ نبوت یعنی ۱ ہجری مطابق ۲۳ رستمبر ۶۲۲ء سے جمعرات تک یعنی چار دن تک قبا میں قیام کیا۔ اسی دوران قیام آپ ﷺ نے ایک چھوٹی سی مسجد کی بنیاد رکھی اور اس میں نماز بھی ادا کی۔ یہ آپ ﷺ کی نبوت کے بعد پہلی مسجد ہے، جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی تھی۔ اسے مسجد قبا کہا جاتا ہے۔

بنی عمرو بن عوف کی بستی میں رسول کریم ﷺ قبا میں کلثوم بن ہدم کے یہاں اترے۔ آپ لوگوں سے ملاقات کرنے کے لئے سعد بن خیثمۃ کے گھر بیٹھتے تھے۔

پہلا جمعہ

وادئ قبا میں قیام فرما کر آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہوئے اور مدینہ منورہ کا ارادہ کیا۔ راستے میں ایک محلہ قبیلہ بنی سالم بن عوف پڑتا تھا وہاں پہونچے تو جمعہ کا وقت آگیا۔ آپ نے وہیں جمعہ ادا کیا اور ایک بلیغ خطبہ دیا۔ یہ آپ ﷺ کی پہلی نماز جمعہ اور پہلا خطبۂ جمعہ تھا۔ اس جمعہ میں کل ایک سو افراد شریک تھے۔

مدینہ میں قیام

نماز جمعہ قبا میں ادا کرنے کے بعد اسی دن یثرب کی جنوبی جانب سے شہر میں داخل ہوئے۔ اسی دن اس شہر کا نام مدینہ الرسول ﷺ ہوگیا۔

آپ ﷺ کی اونٹنی بنی مالک بن النجار کی زمین پر بیٹھی جہاں آج مسجد نبوی ہے۔ اس زمین کے مالک دو یتیم بچے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے یہ زمین قیمتاً خریدی اور بنفس نفیس مسجد کی تعمیر میں شریک ہوئے۔

ہر شخص کی خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے میزبانی کا شرف بخشیں۔لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ کی لگام تھام کر عرض کرتے کہ ہمارے یہاں قیام فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ اونٹنی اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوایوب خالد بن زید کے گھر کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامان سواری سے اتارا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر لے گئے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس اس کی تعمیر میں حصہ لیا، تاکہ مسلمانوں کو اس کی تعمیر میں رغبت ہو۔ چنانچہ مہاجرین اور انصار دونوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر کام کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوایوبؓ کے گھر میں تشریف فرما رہے، یہاں تک کہ مسجد اور آپ کے رہنے کے لیے گھر بن گیا تو وہاں منتقل ہو گئے۔

تحویلِ قبلہ کا حکم

بیت المقدس سے خانۂ کعبہ کی طرف تحویل قبلہ کا حکم ماہ رجب یا ماہ شعبان ۲ ھ میں ہوا۔ یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ آنے کے ۱۸ ماہ اور ایک روایت کے مطابق ۱۶ ماہ بعد پیش آیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بشر بن براء بن معرورؓ کے ہاں دعوت پر گئے ہوئے تھے ۔وہاں ظہر کا وقت ہو گیا۔آپ لوگوں کو نماز پڑھانے کھڑے ہوئے۔ دو رکعت پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں وحی کے ذریعہ تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام نمازیوں نے بیت المقدس سے خانۂ کعبہ کی طرف رخ پھیر لیا۔

روزہ کی فرضیت

ہجرت کے دو سال بعد ماہ شعبان ۲ ھ میں روزہ فرض ہوا۔اور اذان کا آغاز بھی ۲

ہجری میں ہوا۔

آذان کا آغاز

اذان کا آغاز ۲ ھ میں ہوا۔

زکوٰۃ کی فرضیت

روزہ کے بعد زکوٰۃ فرض ہوئی۔ایک قول یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئی۔اور اسی سال صدقۂ فطر بھی فرض ہوا۔

شعبان کے مہینے میں ۵ ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ المریسیع (بنی المصطلق) ہوا۔

غزوات وسرایہ:

مدنی دور کے غزوات وسرایہ کے سلسلہ میں تفصیلات مصنف کی کتاب ''رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی'' سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

حج کی فرضیت

ہجرت کے چھٹے سال حج فرض ہوا۔ایک قول یہ ہے کہ پانچویں سال فرض ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع (۱۰ ھ) کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا۔

دسویں ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حج آخری حج تھا۔ جب ۲۶ ذیقعدہ ۱۰ ہجری بروز دوشنبہ مابین ظہر وعصر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کی تعداد سوا لاکھ سے کم نہ تھی۔اس موقع پر سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ) نازل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوتی خطوط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہے۔

صحابۂ کرام میں سب سے پہلے حضرت عمر بن حزم انصاری نے فرامین جمع کیا تھا اور غیر مسلموں کی طرف بھیجے جانے والے خطوط سے دعوت کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ ان میں سے اہم نام درج ذیل ہیں:

الف:

بادشاہوں کے نام خطوط، جن میں اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔

۱۔ شاہِ حبشہ نجاشی کے نام خط (اس کا نام اصحمہ بن ابجر تھا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا اس کی وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی۔

۲۔ قیصر شاہِ روم ہرقل کے نام خط۔

۳۔ مدائن کے بادشاہ فارس ابرویز ابن ہرمز بن اوشروان کے نام خط۔

۴۔ اسکندریہ کے مقوقس جریج بن میناء کے نام خط۔

۵۔ ملک شام کے بادشاہ بلقاء حارث بن ابی شمر الحسانی کے نام۔

۶۔ یمامہ کے ہوذہ بن علی الحنفی کے نام۔

۷۔ ۸ھ میں عمان کے جیفر اور عبداللہ بن الجلندی کے نام خط۔

۸۔ بحرین کے حکمراں المنذر بن ساوی العبدی کے نام خط۔

۹۔ یمن کے حکمراں حارث بن عبد کلال الحمیری کے نام خط۔

۱۰۔ بنی حنیفہ کے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے نام خط۔

ب:

اہل اسلام کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارسال کردہ خطوط و رسائل جن میں اللہ کے مقرر کردہ احکام و قونین تھے:

۱۔ صدقات سے متعلق بحرین کے حکام کے نام خط۔

۲۔ اہل یمن کے نام خط جس میں زکوٰۃ، دیت اور دیگر احکام شامل تھے۔

۳۔ قبیلۂ نبی زہیر کے نام خط۔

۴۔ حضرت عمر بن الخطابؓ کے نام خط جس میں زکوٰۃ کا نصاب تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط کے نمونے

شاہ حبش کے نام ایک اہم خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

نجاشی شاہ حبش کے نام

''میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو تمام کائنات کا حاکم ہے، پاک ہے، امان دینے والا اور سلامت رکھنے والا ہے!

میں اقرار کرتا ہوں کہ عیسیٰ ابن مریم اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، جن کو پاک اور برائی سے محفوظ مریم بتول کی طرف ڈالا گیا اور عیسیٰ بطن مریم سے جلوہ افروز ہوئے۔ انہوں نے ان کو اپنی روح اور دم سے اسی طرح پیدا کیا جس طرح اس نے آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا۔ میں آپ کو اس خدائے واحد کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کو کوئی شریک نہیں، اس پر ایمان لائیے، خدا کی فرمانبرداری میں میرا ساتھ دیجئے۔ میری پیروی اختیار کیجئے اور میری رسالت کو تسلیم کر لیجئے کیونکہ میں خدا کا پیغمبر ہوں! میں نے اللہ کا پیغام خلوص کے ساتھ آپ کو پہنچا دینے میں خیر خواہی کی ہے۔ میری ہمدردانہ نصیحت کو قبول کرنا آپ کا کام ہے۔ میں آپ کی رعایا کو بھی یہی دعوت دیتا ہوں۔ میں اپنے چچازاد بھائی جعفرؓ کو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھیج رہا ہوں، جب یہ آپ کے پاس پہنچیں تو حکومت کے غرور

وتکبر کو ترک کر کے ان کے ساتھ تواضع سے پیش آیئے''۔
اس پر سلامتی ہو جس نے راہ راست کی پیروی کی۔۔

ابوسفیان کے نام دلیری بھرا خط

''۔۔۔تمہارا خط ملا، مجھے معلوم ہے کہ تم ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کے خلاف غرور و تکبر میں مبتلا ہو۔

تم نے مدینہ پر ایسا حملہ کرنے کا ذکر کیا ہے، جس میں تمہارے ساتھ لشکر جرار ہے ، جو مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے آیا ہے تو واضح ہو کہ یہ خدا کی مرضی پر منحصر ہے !اگر وہ چاہے گا تو آپ لوگوں سے لات وعزیٰ کا نام لینے کی طاقت بھی سلب کر سکتا ہے ۔تمہیں اس پر حیرت ہے کہ مجھے (مدافعت کے لیے) خندق کا طریقہ معلوم نہ تھا تو واضح ہو کہ یہ طریقہ مجھے اللہ تعالیٰ نے القا فرمایا ہے اس لیے کہ تمہارا اور تمہارے ہمراہیوں پر غیظ و غضب تک آ پہنچا ہے کہ تم مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے پر تل گئے ہو۔

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمہاری تمام امیدوں کا پوار ہونا تو ایک طرف اب وقت آ گیا ہے کہ لات وعزیٰ اور منات و نائلہ ایک ایک کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔۔۔

خط کا پس منظر

قریش نے ایک ہزار لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ پر پہلا حملہ ۲ ھ میں کیا، پھر دوسرے سال ۳ ھ میں تین ہزار فوج کے ساتھ حملہ آور ہوئے۔ پہلے حملے میں قریش کو زبر دست نقصان اٹھانا پڑا اور دوسری جنگ میں جو احد کے مقام پر ہوئی مسلمانوں کو اگر چہ

بھاری نقصان پہنچا مگر قریش کا یہ حملہ بھی ان کی توقعات کے برخلاف ان کے لیے فیصلہ کن نہ ہو سکا۔اس لیے ۵ ھ میں قریش نے زبردست تیاری کے ساتھ حملہ کیا اس مرتبہ دس ہزار کا جرار لشکر ان کے ساتھ تھا۔خیبر کے یہود بھی اس حملے میں بڑی تعداد میں قریش کے ساتھ تھے۔عرب کی قبائلی جنگوں میں اتنے بڑے لشکر کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔قریش کو پورا یقین تھا کہ وہ پہلے ہی حملے میں مدینہ پر قابض ہو جائیں گے، یہ لشکر ابوسفیان کی قیادت میں جب مدینہ منورہ کی جانب بڑھا تو نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے شمال میں خندق کھدوا کر قریش کے راستے کو مسدود کر دیا۔قریش نے خندق کو دیکھا تو وہ حیرت میں پڑ گئے۔خود ابوسفیان بھی تلملا اٹھا، اس نے آنحضرت ﷺ کو ایک تہدید آمیز خط لکھا جس میں اپنے لشکر کی کثرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا:

''قریش کے بہادروں نے کعبہ میں قسم کھائی ہے کہ لات کی آبرو ہر قیمت پر رکھی جائے گی۔ یہ لوگ آپ ﷺ کو ملیا میٹ کرنے کے لئے آرہے ہیں۔ مدینہ کی وہ تمام یادگاریں جن پر آپ ﷺ کو فخر ہے اب برباد ہونے والی ہیں۔ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو قتل نہ کر لیں''۔

ابوسفیان کے اس چیلنج کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے اس کو جو خط لکھا وہ یہی تھا۔

قیصر روم کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

محمد ﷺ کی جانب سے جو خدا کا بندہ اور رسول ہے۔

ہرقل قیصر روم کے نام

اس پر سلامتی ہو جس نے راہِ راست اختیار کی:

بعد ازاں! میں (ﷺ) آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، پس اگر سلامتی منظور ہے تو اسلام کی دعوت قبول کر لیجئے! اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر آپ نے انکار کیا تو ساری قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ ہی کے اوپر ہوگی۔

اے اہل کتاب! اختلاف ونزاع کی ساری باتیں نظر انداز کر کے ایک ایسی بات پر متفق ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں یکساں طور پر مسلم ہے۔ وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا رب بنائیں!

اگر تمہیں اس بات سے انکار ہے تو تمہیں معلوم رہنا چاہئے کہ ہم بہر حال خدا یکتائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔۔۔۔

خسرہ پرویز شہنشاہ ایران کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے

کسریٰ شاہ فارس کے نام

''جو ہدایت کی پیروی کرے، اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اس پر سلام ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا جو اکیلا اور لاشریک ہے، کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ خدا نے مجھے تمام دنیا کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ ہر زندہ انسان کا خدا کو خوف دلاؤں، اسلام قبول کر لیجئے اور محفوظ ہو جائیے۔ اگر آپ

نے انکار کیا تو تمام مجوسی (زرتشتی) کا گناہ بھی آپ کے ذمے ہوگا''۔

دعوتی ذمہ داری کے ساتھ

محرم ۷ ھ بمطابق 629ء میں نبی ﷺ نے ہمسایہ حکمرانوں کے نام، نامہ ہائے مبارک روانہ فرمائے تو شاہ حبش کو پھر ایک مکتوب گرامی ارسال فرمایا۔ بارگاہ رسالت ﷺ کے سفیر حضرت عمرو بن امیہؓ جب شاہ حبش کے دربار میں پہنچے تو مکتوب گرامی پیش کرتے ہوئے انہوں نے نجاشی کے سامنے یہ پر اثر تقریر کی۔

رسول اللہ ﷺ کے قاصد کی دعوتی تقریر

''شاہ ذی جاہ! میرے ذمہ حق کی تبلیغ ہے اور آپ کے ذمے حق کی سماعت! کچھ عرصے سے ہم پر آپ کی شفقت ومحبت کا یہ حال ہے کہ گویا آپ اور ہم ایک ہی ہیں، آپ کی ذات پر اس قدر اطمینان ہے کہ ہم آپ کو کسی طرح اپنی جماعت سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔

حضرت آدمؑ کی ولادت ہماری طرف سے آپ پر حجت قطعی ہے، جس قدرت کے کرشمہ ساز ہاتھوں نے حضرت آدمؑ کو بغیر والدین کے پیدا کر دیا۔ اس نے حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے بطن مادر سے پیدا کیا ہے! ہمارے اور آپ کے درمیان انجیل سب سے بڑی شہادت ہے۔ جس نبی رحمت ﷺ کی پیروی میں خیر وبرکت کا ورد اور فضیلت و بزرگی کا حصول ہے۔

شاہ علیٰ جاہ! اگر آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کا اتباع نہ کیا تو نبی امی ﷺ کا انکار آپ کے لئے اس طرح وبال جان ہوگا جس طرح عیسیٰؑ کا انکار یہود کے حق میں وبال جان ثابت ہوا۔

میری طرح رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بعض دیگر اشخاص مختلف

بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے لیے قاصد بنا کر بھیجے گئے ہیں مگر سرور عالم ﷺ کو جو امید آپ کی ذات سے وابستہ ہے، دوسروں سے ایسی امید نہیں ہے۔ آپ سے اس بارے میں پورا اطمینان ہے کہ آپ اپنے اور خدا کے درمیان اپنی گذشتہ نیکی اور آئندہ کے اجر وثواب کا خیال رکھیں گے''۔

نجاشی سفیر رسالت سے مخاطب ہوکر بولا:

عمرو! بخدا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ خدا کے وہی برگزیدہ پیغمبر ہیں جس کی آمد کا ہم اور یہود انتظار کررہے ہیں۔ بیشک جس طرح حضرت موسیٰؑ نے حضرت عیسیٰؑ کی بشارت دی تھی۔ٹھیک اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے حضرت محمد ﷺ کی بشارت دی ہے دونوں میں فرق نہیں۔

اس بارے میں میرے لیے خبر اور مشاہدہ دونوں برابر ہیں مگر اہل حبش میرے حامی و مددگار بہت کم ہیں، اس لیے تم مجھے اتنی مہلت دو کہ میں اپنی قوم میں کافی مددگار پیدا کرلوں اور اہل حبش کے اسلام قبول کے لیے زمین ہموار ہوجائے''۔

یہ کہہ کر نجاشی تخت شاہی سے نیچے اتر آیا، نامہ مبارک کو ہاتھ میں لے کر تعظیماً آنکھوں سے لگایا اور ترجمان کو بلوا کر پڑھنے کا حکم دیا''۔

دوسری جنگ عظیم کے آغاز میں حبش کے دار الحکومت ادیس ابابا کے ایک مسلم اخبار ''برہان اسلام'' نے یہ خبر شائع کی تھی کہ ہیل سلاسی شاہ حبش نے اپنے خزانے سے سرکار عالم حضرت محمد ﷺ کا یہ نامہ مبارک نکال کر مسلمانوں کے ایک وفد کو دکھایا تھا۔

یہ نامہ مبارک جھلی پر لکھا ہوا ہے جو ساڑھے تیرہ انچ لمبی اور نو انچ چوڑی ہے۔

اس میں مہر کے علاوہ سولہ سطریں ہیں، یہ بھورے رنگ کی سیاہی سے لکھا ہوا ہے فوٹو میں بسم اللہ اور مہر مبارک صاف نہیں آسکی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے دعوتی خطوط کے سفراء

نام سفیر	کب اسلام قبول کیا؟	کہاں بھیجے گئے؟	مکتوب الیہ حکمراں	نتیجہ
حاطب بن ابی بلتعہؓ	بدری صحابی ہیں	مصر	مقوقس	بادشاہ نے بڑے ہی اچھے انداز سے ان کا استقبال کیا اور نبی ﷺ کو ہدیہ بھی دیا
وحیہ بن خلیفتہ الکلبیؓ	شروع شروع میں اسلام قبول کیا	قدس (یروشلم)	قیصر روم ہرقل	حسن استقبال سے پیش آیا
سلیط بن عمرو العامریؓ	شروع شروع میں اسلام قبول کیا بدری صحابی ہیں	یمامہ	ہوذہ بن علی	
شجاع بن وہب اسدیؓ	بدری صحابی ہیں شروع میں اسلام قبول کیا	دمشق	حارث بن ابی شمر الغسانی	بادشاہ وقت بڑی بے رخی سے پیش آیا اور انکار بھی کیا
عبد بن حذافہ سہمیؓ	بدری صحابی ہیں	طیفون (مدائن) فارس	کسریٰ (خسرو پرویز)	اس نے خط کو چاک کردیا اور جنگ کی دھمکی دی
علاء بن حضرمیؓ		بحرین	منذر بن ساوی	اسلام قبول کرلیا اور نبی ﷺ کی اطاعت کا عہد کیا
عمر بن امیتہ ضمریؓ	بہادری میں مشہور تھے	حبشہ (اکسوم)	اصحم بن ابجر نجاشی	نجاشی نے اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ کے مکتوب کا جواب بھی دیا
عمرو بن العاصؓ	فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا	عمان	جیفر وعبد پسران جلندی	دونوں بھائیوں نے عزت افزائی کی اور دونوں مشرف بہ اسلام ہوئے

مدنی دور کے اہم واقعات

پہلے مرحلے میں ہی فتنوں، مصیبتوں اور دشمنان اسلام کے مقابلے کے لیے لشکر جرار کا تیار کرنا۔ یہ مرحلہ ذی القعدہ ۶ ھ میں صلح حدیبیہ کی شکل میں اپنے اختتام کو پہنچا۔

بت پرستوں اور کفار و مشرکین کے قائدین کے ساتھ مصالحت۔ یہ معاملہ رمضان ۸ ھ میں فتح مکہ کے وقت ختم ہوا۔ اور اسی مرحلہ میں بادشاہوں کو اسلام کی دعوت بھی دی گئی۔ جس میں لوگوں کا مشرف بہ اسلام ہونا۔ (یہ مرحلہ ربیع الاولی ۱۱ ھ نبی ﷺ کی وفات تک ہے)۔

فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں اسلام قبول کرنے والے وفود

۱۔وفد مزینہ	۲۔وفد بنی تمیم	۳۔وفد ثقیف	۴۔وفد عبدالقیس
۵۔وفد بنی حنیفتہ	۶۔وفد بنی عامر	۷۔وفد طیء	۸۔وفد کندہ
۹۔وفد الاشعریین	۱۰۔وفد بہراء	۱۱۔وفد عذرۃ	۱۲۔وفد الازد
۱۳۔ وفد بلی	۱۴۔وفد بنی ہمدان	۱۵۔وفد دوس	۱۶۔وفد ملوک حمیر
۱۷۔وفد نجران	۱۸۔وفد بنی سعد	۱۹۔وفد تجیب	۲۰۔وفد بنی سعد بن بکر
۲۱۔وفد فزارۃ	۲۲۔وفد خولان	۲۳۔وفد ذی مرۃ	۲۴۔وفد محارب
۲۵۔وفد صداء	۲۶۔وفد سلامان	۲۷۔وفد غامد	۲۸۔وفد نخع
۲۹۔وفد بنی حارث	بن کعب		

مؤاخاتِ مکہ

مکہ میں بھی مؤاخات کی اشد ضرورت تھی جس کے پیش نظر آپؐ نے پہلے مکہ میں جو مؤاخات کروائی وہ درج ذیل ہے۔

محمد ﷺ	حضرت علیؓ
حضرت ابوبکر صدیقؓ	حضرت عمر فاروقؓ
حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ	حضرت زید بن حارثہؓ
حضرت زبیر بن العوامؓ	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
حضرت عثمان ذوالنورینؓ	حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

مؤاخاتِ مدینہ منورہ

مدینہ میں آنے کے بعد مؤاخات کی اشد ضرورت تھی جس کے پیش نظر رسول

کریم ﷺ نے مؤاخات درج ذیل افراد کے درمیان کروائی۔ہجرت کے پانچ چھ ماہ بعد جن دنوں مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی، مہاجرین اور انصار کے درمیان اللہ کے رسول ﷺ نے مؤاخات کرائی۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ کی راہ میں دو دو شخص بھائی بھائی بن جاؤ'' اس ارشاد کی تعمیل میں ہر ایک انصاری اپنے دینی مہاجر بھائی بن کر اپنے گھر لے جاتا۔اپنا مال و زر سامنے لاتا اور آپس میں نصف نصف تقسیم کر لیتا۔

آپ ﷺ کے عمروں کی تعداد

۱۔عمرۃ الحدیبیۃ۔ذی القعدہ ۶ھ میں آپؐ نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تھا، مگر کفار قریش نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

۲۔عمرۃ القضاء۔ذی القعدہ ۷ھ میں۔

۳۔عمرۃ الجعرانہ۔ذی القعدہ ۸ھ میں غزوۂ حنین سے لوٹتے وقت۔

۴۔عمرہ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے ساتھ۔

آپ ﷺ نے جنہیں قتل کیا؟

ابی بن خلف (غزوۂ احد کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ گھاٹی پر چڑھ گئے تو وہاں ابی بن خلف بھی پہونچ گیا۔آپ ﷺ نے حارث بن صمہ سے نیزہ لے کر اس پر وار کیا جس سے اس کی گردن پر خراش آ گئی۔زخم بظاہر معمولی تھا لیکن وہ گھوڑے سے گر گیا اور کئی قلابازیاں کھائیں۔اس کی موت مقام سرف (جو مکہ مکرمہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے) میں واقع ہوئی۔

آپ ﷺ کے حکم سے جنہیں قتل کر دیا گیا

۱۔عصماء بنت مروان	۲۔ابوعفیک
۳۔کعب بن الاشرف	۴۔معاویہ بن المغیرۃ بن ابی العاص

۵۔ابورافع سلام بن ابی الحقیق ۶۔الیسیر بن رزام

فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے جن لوگوں کے خون کو مباح قرار دیا

۱۔عبداللہ بن سعد بن ابی السرح ۲۔عبداللہ بن خطل
۳۔الحویرث بن نقیذ ۴۔مقیس بن صبابہ
۵۔سارۃ۔بنی عبدالمطلب کی لونڈی

آپ ﷺ نے جنہیں امیر (گورنر) مقرر کیا

۱۔باذان بن ساسانؓ۔یہ پہلے شخص ہیں جن کو یمن کا گورنر مقرر کیا گیا۔
۲۔شہر بن باذانؓ۔ان کے والد کے انتقال کے بعد ان کو یمن کا گورنر مقرر کیا گیا۔
۳۔خالد بن سعید بن عاصؓ کو شہر بن باذان کے انتقال کے بعد یمن کا گورنر مقرر کیا گیا۔
۴۔المہاجر بن امیہؓ کو کندہ اور صدف کا گورنر مقرر کیا۔
۵۔زیاد بن امیہؓ کو حضرت موت کا گورنر مقرر کیا۔
۶۔ابوموسیٰ اشعریؓ کو زبید عدن اور زمع اور ساحل کا گورنر مقرر کیا۔
۷۔معاذ بن جبلؓ کو الجند کا گورنر مقرر کیا۔
۸۔ابوسفیان صحر بن حربؓ کو نجران کا گورنر مقرر کیا۔
۹۔یزید بن ابوسفیانؓ کو تیماء کا گورنر مقرر کیا۔
۱۰۔عتاب بن اسیدؓ کو مکہ کا گورنر مقرر کیا۔
۱۱۔علی بن ابی طالبؓ کو یمن کے اخماس علاقے کا گورنر اور قاضی مقرر کیا۔
۱۲۔عمرو بن العاصؓ کو عمان کا گورنر مقرر کیا۔
۱۳۔ابوبکر الصدیقؓ کو ۹ ہجری میں حج کی امارت سونپی گئی۔

❀❀❀

غیر مسلم بھائیوں کے مطالعہ کے لئے مفید کتابیں

(درج ذیل ترتیب کے مطابق مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی تصانیف)

۱۔ سرشٹی کا شرشٹا کون؟	25	۱۴۔ توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	40
۲۔ مانوا ایکتا اور شانتی سندیش	30	۱۵۔ جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۳۔ اذان کیا ہے؟	30	۱۶۔ جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	100
۴۔ پراکرتک نیم اور انسان کا پرمیشور سے سمبندھ	30	۱۷۔ اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)	250
۵۔ مانو کلیان سمبندھی اُپدیش	30	۱۸۔ پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	20
۶۔ اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60	۱۹۔ قرآن کا پیغام (پارہ عم ترجمہ اور تشریح)	180
۷۔ انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟	150	۲۰۔ قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ)	130
۸۔ اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60	۲۱۔ تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر سات جلدوں میں)	4200
۹۔ جہاد اور آتنکواد میں انتر	30	۲۲۔ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ کی سنتیں	80
۱۰۔ غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار (اتیہاسک درشٹی سے)	60	۲۳۔ رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی	35
۱۱۔ کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	90	۲۴۔ حضرت محمد ﷺ کی باتیں	50
۱۲۔ اسلام؟	10	۲۵۔ اسلامی وراثت کی تقسیم	30
۱۳۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی	20		

غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے معاون کتابیں

۱۔ اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	30	۱۴۔ تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر ۷ جلدوں میں)	4200
۲۔ خالق کائنات اور ہمارا اس سے تعلق	30	۱۵۔ امت محمدیہ کی عزت کا معیار	30
۳۔ غیر مسلموں میں طریقہ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	90	۱۶۔ اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات	20
۴۔ ہندو دھرم، فرقے، تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	150	۱۷۔ تعدد ازدواج اور اسلام (مذہب عالم کی روشنی میں)	30
۵۔ آخری رسول کہاں، کب اور کون؟	150	۱۸۔ مسلمانوں کے فرقے اور اُن کے عقائد	75
۶۔ حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	45	۱۹۔ اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ (تاریخ کے آئنہ میں)	30
۷۔ غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی (اعتراضات کے تناظر میں)	40	۲۰۔ بودھ دھرم اور اسلام	30
۸۔ اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر	50	۲۱۔ زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	50
۹۔ قرآن میں انسان کا مقام اور اس کی اعلیٰ مقصد	30	۲۲۔ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	50
۱۰۔ قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	30	۲۳۔ جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۱۱۔ غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی	35	۲۴۔ اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60
۱۲۔ حضرت محمد ﷺ اور جزیرہ عرب	45	۲۵۔ نبیوں کی دعوت وتبلیغ کے پانچ اہم صفات	400
۱۳۔ قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ/ اردو ترجمہ)	300	۲۶۔ اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60